کیوپڈ و سائیکی

کیوپڈ و سائیکی

پہلا ایڈیشن ـــــــــ ستمبر ۱۹۵۰
تعداد ـــــــــ ۲ ہزار
کتابت ـــــــــ منشی عبدالخالق
پریس ـــــــــ ادبی پریس کراچی
پرنٹر ـــــــــ ضیاءالدین احمد برنی
پبلشر ـــــــــ تعلیمی مرکز گیدومل ٹیکھراج روڈ۔
کراچی (پاکستان)

کیوپڈ و سائیکی

کے بیاہ کی نہایت دِلآویز
اور دلچسپ کہانی

مترجمہ

ضیاء الدین احمد برنی بی اے

جسے اردو زبان میں پہلی مرتبہ ڈُوروتھی لُنگ
کی تیار کردہ تصویروں سے مزین کرکے "تعلیمی مرکز"
کی جانب سے شایع کیا جارہا ہے

کراچی: ۱۹۵۰

فہرستِ تصاویر

۱۔ سائیکی آسمان کی طرف لیجائی جارہی ہے

۲۔ سائیکی چٹان پر

۳۔ زیفی رس دونوں بہنوں کو اپنے شانوں پر اٹھائے لا رہا ہے

۴۔ کیوپڈ سرو کے درخت پر

۵۔ جنگلوں کا دیوتا اور کیوپڈ

۶۔ سائیکی بیدار ہو رہی ہے

۷۔ کیوپڈ معرض عتاب میں

۸۔ بیاہ کی تقریب



۷۸۶

دیباچہ

یوں تو دنیا میں بہت سی ایسی دلچسپ کہانیاں رائج ہیں جو بچپن میں ذوق اور شوق سے سُنی اور پڑھی جاتی ہیں، لیکن اہلِ نظر سے یہ حقیقت پوشیدہ نہیں ہے کہ کیوپڈ اور سائیکی کی کہانی اپنی دلآویزی اور خوبصورتی کے اعتبار سے ایسی دلچسپ ہے جسے بچپن میں ایک مرتبہ سن لینے یا پڑھ لینے کے بعد بھی مدت العمر بھلایا نہیں جاسکتا۔ اِس میں کوئی شبہ نہیں کہ یہ پاکیزہ کہانی ہر لغویت سے مبرّا ہے۔ قدیم زمانہ کی اسی قسم کی متعدد کہانیاں اچھی اور سبق آموز ہونے کے باوجود اپنے اندر بہت کچھ فواحشات رکھتی ہیں۔ مگر کیوپڈ اور سائیکی کی کہانی اپنی خصوصیات کے لحاظ سے اُن سب میں آپ اپنی نظیر ہے۔

ترجمہ کرتے وقت میں نے اصل طرزِ تحریر کو قائم رکھا ہے اس میں مجھے ایک خاص لطافت نظر آئی اور اسی لئے میں نے جوں کا توں اُسے اردو میں منتقل کر دیا ہے۔

میرے محترم بزرگ، رفیقِ کار اور ہم محلہ میر سید بشارت علی صاحب جالب دہلوی (مرحوم) ایڈیٹر "ہمدرد"، "ہمدم"، وغیرہ کی خواہش تھی کہ اردو میں اس کہانی کا باتصویر ایڈیشن اُسی شان سے شائع کیا جائے جس شان کا انگریزی میں شایع ہو چکا ہے۔ چنانچہ اس وقت سے میں اس انتظار میں تھا کہ میر صاحب کی خواہش کے احترام میں کیوپڈ اور سائیکی کی کہانی کا باتصویر ایڈیشن نکالا جائے۔ وہ خواہش اب اتنے برسوں کے بعد عملی صورت اختیار کر رہی ہے اور مجھے مسرت ہے کہ میں اپنے ایک دوست کی ادبی خواہش کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کا ذریعہ بنا۔

ضیاءالدین احمد برنی

۷۸۶

کیوپڈ و سائیکی کے بیاہ کی کہانی

کہتے ہیں کہ کسی زمانہ میں مغربی ممالک میں ایک بادشاہ راج کرتا تھا جس کی بیوی ایک نہایت شریف خاتون تھی۔ اس کے بطن سے تین لڑکیاں ہوئیں جو حد درجہ حسین تھیں۔ ان میں دو جو بڑی تھیں کچھ اس درجہ قبول صورت واقع ہوئی تھیں کہ روئے زمین کی تمام عورتوں کا حُسن اُن کے سامنے ماند تھا۔ یہی وجہ تھی کہ ہر شخص بجا طور پر ان کی تعریف کرتا اور انہیں عام عورتوں پر ترجیح دیتا تھا۔ لیکن سب سے چھوٹی بیٹی کی غیر معمولی خوبصورتی اور شانِ دوشیزگی اپنی دونوں بہنوں سے کچھ اس قدر بڑھی چڑھی تھی کہ ارضی مخلوق اُس کی تعریف و توصیف کا کماحقہٗ اظہار کرنے سے عاجز تھی۔ اسی وجہ سے شہر کے گوشہ گوشہ میں اس حسین دوشیزہ کا چرچا رہتا، اور شہری اور پردیسی جو وہاں تھے، سیکڑوں نہیں، ہزاروں کی تعداد میں دل ہی دل میں اس کی محبت کا زخم لئے ہوئے اس کی حسین و جمیل صورت دیکھنے کی خاطر

روزانہ اس کے قابلِ احترام باپ کے محل میں حاضر ہوتے اور اپنی نیاز مندیوں اور عقیدت کیشیوں کا ہدیہ مختلف شکلوں میں پرانے رواج کے مطابق سائیکی کے حضور میں پیش کرتے اور اُس کی اِس طرح سے پوجا کرتے کہ گویا وہی حقیقی زہرہ ہے - اور کچھ عرصہ بعد یہ شہرت آس پاس کے شہروں اور علاقوں میں بھی پہنچ گئی جہاں عام طور پر یہ خیال ظاہر کیا جاتا تھا کہ جس دیوی کو اتھاہ سمندروں نے پیدا کیا ہے اور جس کی پرورش متلاطم لہروں کے جھاگ سے ہوئی ہے وہی زمین پر اپنی اعلیٰ فیاضی اور آسمانی طاقت کا مظاہرہ کرنے کی غرض سے فانی انسانوں میں مل گئی ہے تاکہ جو لوگ اُسکی پرستش کرتے چلے آئے ہیں، وہ اس کے حضور میں اصالتاً ہدیۂ احترام پیش کر سکیں - بعض یہ کہتے تھے کہ زمین نے (نہ کہ سمندروں نے) آسمانی سیاروں کے نئے قران اور اثر سے ایک نئی زہرہ تخلیق کی ہے اور اُسے اس دوشیزہ کی شکل میں مجسم کر دیا ہے۔ دن بدن یہی رائے تقویت حاصل کرتی گئی اور اب اس کی اُڑتی ہوئی شہرت قریب کے جزیرہ میں اور تمام دنیا کے ہر حصّہ اور ہر علاقہ میں پہنچ گئی ہے - اِس پر دور دراز ممالک سے بے شمار لوگ خشکی کا طویل سفر طے کر کے اور سمندری خطرات کا مقابلہ

کر کے اس شاندار دوشیزہ کی زیارت کے لئے آئے جسکی وجہ سے لوگوں کے دلوں میں دیوی زہرہ کی طرف سے ایسی نفرت پیدا ہو گئی کہ لوگوں نے شہر پیفوس[1]، جزیرہ سینی ڈوس[2] اور سائیتھیریا[3] میں اس کی پرستش کی غرض سے جانا بند کر دیا۔ اس کے زیورات باہر پھینک دیئے گئے، اس کے مندر مسخ کر دیئے گئے، اس کے گدّے اور تکیے پھاڑ ڈالے گئے۔ اس کی عبادات کو نظر انداز کر دیا گیا، اس کی تصویروں اور مجسّموں کو بے تاج کر دیا گیا اور اس کے خالی مذبحوں پر جو گزشتہ قربانیوں کی راکھ سے اَٹ گئے تھے، گرد جمنے دی گئی۔ یہ کیوں؟ اس لئے کہ ہر شخص نے دیوی زہرہ کی بجائے اسی دوشیزہ کی پرستش شروع کر دی تھی اور صبح کے وقت جب وہ پہلی بار باہر نکلتی، لوگ اس کی خدمت میں نذریں پیش کرتے، اس کے اعزاز میں ضیافتیں کِھلاتے، اُسے زہرہ کہکر پکارتے اور مذہبی عقیدتمندی کے ساتھ اس پر سے پھول اور ہار نچھاور کرتے اپنے رُوحانی احترام میں اس فوری تبدیلی کو دیکھکر حقیقی زہرہ

---

[1] جزیرہ قبرص کا ایک قدیم شہر جہاں زہرہ کی پرستش کی جاتی تھی۔

[2] ایشیائے کوچک کا ایک شہر جو آج کل تباہ و برباد حالت میں ہے۔

[3] ایک جزیرہ کا نام جس کے متعلق مشہور ہے کہ اس کے قریب کے سمندر سے زہرہ برآمد ہوئی تھی

بہت ہی چراغ پا ہوئی اور غصہ سے بے قابو ہو کر نہایت جوش کی حالت میں سر کو ہلاتی ہوئی یوں بڑبڑائی: "ان تمام عناصر کے اوّلین خالق کو دیکھو، یہ بھی دیکھو کہ دیوی زہرہ کی عبادت کو ساری دنیا میں ترک کر دیا گیا ہے اور اس کی عزت میں ایک فانی دوشیزہ کو شریک کر لیا گیا ہے۔ میرے جس نام کی رجسٹری آسمان کے شہروں میں ہو چکی ہے، اس کی اب تذلیل کی جا رہی ہے اور سفلی حماقتوں کے ذریعہ اسے ناپاک کیا جا رہا ہے۔ اگر میں نے کسی فانی مخلوق کو اس امر کی اجازت دیدی کہ روئے زمین پر میری شان و شوکت کا مظہر بنے، یا یہ کہ کوئی شخص میری ذات کی جھوٹی نقل کرنے لگے، تو پھر اس کے یہ معنی ہونگے کہ چرواہے پیرس[1] نے جس کی صیانتِ رائے اور اعتماد پر جیوپیٹرِ اعظم[2] کو پورا یقین ہے، میرے حسن کو باقی دیویوں کی خوبصورتی

---

[1] ٹرائے کا بادشاہ۔ پی لی اس اور تھیٹس کی شادی کے موقع پر نا اتفاقی کی دیوی نے مجمع میں ایک سیب پھینکا جس پر یہ حروف تحریر تھے:۔ "سب سے حسین عورت کے لئے"۔ ہر ایک دیوی جو وہاں موجود تھی، سیب کی دعویدار ہوئی۔ بالآخر دعویدار گھٹکر تین رہ گئے: جیونو، وینس اور منروا۔ اس وقت پیرس کو فیصلہ کے لئے طلب کیا گیا۔ اس نے زہرہ کے حق میں فیصلہ صادر کر دیا۔

[2] آسمان کا مالک اور دیوتاؤں اور انسانوں کا مفروضہ باپ

پر ناحق ترجیح دی تھی - لیکن وہ عورت خواہ وہ کوئی ہو، جس نے میری عزت چھینی ہے، بہت جلد اپنی اس ناجائز حرکت پر پشیمان ہوئے بغیر نہ رہیگی" اور پھر آہستہ آہستہ اس نے اپنے پَردار، بیباک اور خودسر بیٹے کیوپڈ[له] کو طلب کیا جو اپنی بداطواریوں کی وجہ سے قانون اور انصافِ عامہ کی طرف سے بے نیاز رہتا ہے، جو آگ اور تیروں سے مسلّح ہو کر راتوں کو در بدر گھومتا پھرتا ہے اور ہر شخص کی جائز شادی میں کھنڈت ڈالنے کا عادی ہے اور جو سوائے برائی کے اور کچھ نہیں کرتا، جو اگرچہ فطرتاً اپنے اندر کافی سے زیادہ شرارت مچانے کی اہلیت رکھتا ہے، تاہم زہرہ نے اسے اپنی باتوں سے اور بھی شہہ دیکر بھڑکایا اور اسے شہر میں لاکر سائیکی (کیونکہ یہی اس دوشیزہ کا نام تھا) کی صورت بھی دکھلادی اور غصّہ بھرے الفاظ میں اپنی انتہائی خفگی کا سبب بھی بتادیا اور کہا:- "میرے پیارے بچے، تجھے مادرانہ محبت کی قسم، تیرے چھیدنے والے تیروں کے میٹھے زخموں کی قسم، تیری آگ کی خوشگوار تپش کی قسم، میں تجھ سے التجا کرتی ہوں کہ تو اس تکلیف کا انتقام لے جو تیری ماں کو ایک فانی دوشیزہ کی

[له] محبت کا دیوتا - جو تصویر اسکی کھینچی گئی ہے اس میں اسے پَردار دکھایا گیا ہے۔ یہ تیر اور کمان سے ہر وقت مسلح رہتا ہے اور محبت کے تیر اندھا دھند پھینکتا رہتا ہے -

جھونٹ اور بیباک خوبصورتی سے پہنچی ہے اور میں تجھ سے یہ التجا بھی کرتی ہوں کہ جس قدر جلد ہو سکے تو کچھ ایسا انتظام کر کہ وہ دنیا کے ذلیل ترین شخص کے عشق میں مبتلا ہو جائے جو نہایت قلاش، نہایت غیر متدّین اور نہایت درجہ کمینہ بھی ہو ایسا کہ تمام روئے زمین پر بدبختی میں اس کا کوئی ہمسر نہ ہو۔" جب وہ یہ الفاظ ادا کر چکی تو وہ اپنے بیٹے سے بغل گیر ہوئی اور اسے پیار کرنے کے بعد سمندری سفر پر روانہ ہو گئی۔

جب وہ سمندر کے قریب آئی تو اس نے اپنے زیرِ فرمان دیوتاؤں اور دیویوں کو بلانا شروع کیا۔ چنانچہ نیریس[1] کی بیٹیاں نہایت خوش الحانی کے ساتھ گاتی ہوئی فوراً آن موجود ہوئیں، پورٹیونس اپنی بھدّی اور خاردار ڈاڑھی سمیت، سلیشیا[2] جسکی گود مچھلیوں سے بھری ہوئی تھی، ڈالفن کا ڈرائیور پلیمون، ٹرائیٹن کے نقارچی کو دتے پھاندتے اور زور زور سے آسمانی شور مچاتے ہوئے پہنچ گئے: یہ تھے وہ مصاحب جو سمندری سفر میں زہرہ کے ساتھ تھے۔

اس اثنا میں سائیکی کو باوجود اپنے لاثانی حسن کے اُس احترام

---

[1] سمندر کا دیوتا جو ہر وقت اپنی بیٹیوں سے گھرا رہتا ہے اور جو اُسے اپنے گانوں سے خوش رکھتی ہیں۔ ان کی تعداد ۵۰ ہے۔

[2] ایک قسم کی بڑی مچھلی جو بحرِ روم میں پائی جاتی ہے۔

کا جو اس کے ساتھ روا رکھا جاتا تھا کوئی پھل نہ ملا۔ سب اسکی خوبصورتی
کو دیکھکر محوِ حیرت ہو جاتے تھے، سب اسکی تعریف میں رطب اللسان
رہتے تھے، لیکن خود اس نے محسوس کر لیا کہ بادشاہ یا شہزادہ تو کجا کوئی
معمولی درجہ کا شخص بھی اس سے شادی کرنے کا روادار نہیں ہوتا۔
ہر شخص اس کے خداداد حسن کو دیکھکر محوِ حیرت ہو جاتا تھا گویا کہ وہ بھی
کوئی اعلیٰ درجہ کی پینٹ کی ہوئی تصویر ہے۔ اس کی دوسری دو بہنیں
جن کی لوگ بہت زیادہ تعریف نہیں کرتے تھے، دو بادشاہوں سے
بیاہی جا چکی تھیں، لیکن دوشیزہ سائیکی گھر میں اکیلے بیٹھ کر اپنی تنہائی
کی زندگی پر ماتم کیا کرتی اور دماغی اور جسمانی بے چینی میں مبتلا رہتی،
اگرچہ وہ تمام دنیا کے لئے مسرت کا باعث بنی ہوئی تھی تاہم دل ہی
دل میں وہ خود اپنے حسن سے متنفر اور بیزار تھی۔

یہ دیکھکر اس بدقسمت لڑکی کا مصیبت زدہ باپ اس
خیال سے کہ شاید آسمان کے دیوتا اور دوسری طاقتیں لڑکی سے
حسد رکھتی ہیں، اپالو[1] کا الہامی جواب معلوم کرنے کی غرض سے شہر
مائلٹس[2] میں پہنچا جہاں اس نے دعائیں مانگیں اور قربانی پیش

---

[1] شباب، مردانہ حسن، موسیقی وغیرہ کا دیوتا۔

[2] ایشیائے کوچک کے مغربی علاقہ کا ایک برباد شدہ شہر۔

کی اور اپنی بیٹی کے لئے بر کی خواہش ظاہر کی : لیکن اپالو دیوتا اگرچہ یونانی تھا اور ملک آئی اونیا[1] سے تعلق رکھتا تھا، تاہم اس نے لاطینی اشعار میں جواب دیا جس کا مفہوم یہ تھا:-

"سائیکی کے جسم کو ماتمی لباس میں ملبوس کر دیا جائے۔
اور دُور و دراز پہاڑی کی بلند چٹان پر بٹھا دیا جائے۔
اس کا خاوند کسی انسانی نسل سے تعلق نہیں رکھتا،
بلکہ وہ خوفناک اور خونخوار سانپ ہے جس کا اندازہ تصور میں
کیا جا سکتا ہے۔
جو تاروں بھرے آسمان پر اپنے پروں کے ذریعہ اونچا اُڑتا پھرتا
ہے۔
اور ہر چیز پر اپنی تیز رفتاری کی بدولت قابو جا لیتا ہے،
خود دیوتا اور آسمانی طاقتیں بھی جو اس قدر دانشمند ہیں،
اپنی زبردست محبت کے باعث اسی کی طاقت کے تابع ہیں۔
کالے دریا اور دُکھ اور تاریکی کے خوفناک طوفان بھی
اُس کے سامنے غلاموں کی طرح جھکے رہتے ہیں"

بادشاہ جو پہلے کبھی کبھی خوش و خرم نظر آتا تھا، اپالو کی پیشین گوئی

---

[1] ملکِ یونان کا قدیمی نام۔

سننے کے بعد سے غمگین اور ہراساں حالت میں گھر لوٹا اور اپنی بیوی سے اپنی بیٹی کی سیاہ بختی کا ذکر کیا۔ اس کے بعد سے ان دونوں نے رونا دھونا شروع کر دیا اور اسی رنج و غم میں ان کے بہت سے دن بیت گئے۔ اِتنے میں سائیکی کی شادی کا وقت آگیا، تیاری شروع کر دی گئی سیاہ قندیلیں روشن کی گئیں، شیریں نغمے درد انگیز نالوں میں تبدیل ہوگئے ہائی مینؔ[1] کا راگ خوفناک آہ و زاری کے ساتھ ختم ہوا، بیاہی جانے والی دوشیزہ نے اپنے نقاب سے اپنی آنکھوں کو پونچھا، خاندان کے افراد اور شہر کے لوگ یکساں طور پر مصروفِ ماتم تھے اور سخت آہ و بکا کی وجہ سے انہیں ایک دن کی اور مہلت مل گئی، لیکن ضرورت متقاضی تھی کہ الہامی حکم کے مطابق سائیکی کو اس کی مقررہ جگہ پہنچایا جائے۔

اور جب سب مراسم ختم ہو گئے تو وہ اس غمزدہ دُلہن کو شادی کے لئے نہیں بلکہ اسکی موت اور تدفین کی غرض سے لانے کے لئے گئے اور جب سائیکی کے ماں باپ اس کام کو انجام دینے کے لئے ماتم کرتے ہوئے آگے بڑھے تو سائیکی نے ذیل کے الفاظ میں اُن سے

---

[1] شادی کا دیوتا۔ جو تصویر اُس کی کھینچی گئی ہے اُس میں اُسے پھولوں سے لدا ہوا دکھلایا گیا ہے۔

خطاب کیا: "آپ اس تکلیف دہ بڑھاپے میں رو رو کر اپنے آپ
کو کیوں نڈھال کر رہے ہیں ؟ آپ اپنی جانوں کو کیوں غمزدہ
بنا رہے ہیں حالانکہ آپ کے مقابلہ میں مجھے زیادہ غمگین ہونا چاہئے
تھا ؟ آپ اپنے چہروں کو جو میری نظر میں تعریف اور پرستش کے
قابل ہیں ، آنسوؤں سے کیوں آلودہ کر رہے ہیں ؟ میری بجائے
آپ کیوں رو رہے ہیں ؟ آپ اپنے برف سے سفید بالوں کو کیوں
نوچ رہے ہیں ؟ آپ میری خاطر اس قدر سینہ کوبی کیوں کر رہے ہیں؟
اب آپ نے دیکھ لیا کہ مجھے میرے لاثانی حسن کا کیا انعام ملا - اب آپ
کو معلوم ہوا (اور اب معلوم ہونا نہ ہونا بیکار ہے) کہ حسد کی بیماری
کیا نتیجہ دکھاتی ہے - جس دن سے لوگوں نے میری عزت افزائی
کی تھی اور مجھے نئی زہرہ کہکر پکارا تھا اسی وقت آپ کو رونا چاہئے تھا
اسی وقت آپ کو ماتم کرنا چاہئے تھا گویا کہ میں مر چکی ہوں : کیونکہ مجھے
اب صاف نظر آرہا ہے کہ مجھ پر یہ مصیبت اسی لئے نازل ہوئی ہے کہ
میرا نام زہرہ رکھا گیا ہے ، مجھے لے چلئے اور جیسا کہ قسمت مقدر
کر چکی ہے ، مجھے چٹان کی چوٹی پر بٹھا دیجئے ، میں خود چاہتی ہوں کہ
میری شادی کے مراسم جلد ختم ہو جائیں تاکہ میں اپنے ہونے والے خاوند
کا چہرہ دیکھ سکوں - میں کیوں دیر کردوں ؟ میں کیوں اُسے قبول

کرنے سے انکار کروں جو ساری دنیا کو تباہ کرنے کے کام پر مقرر ہے؟"

اتنا کہکر وہ چپ ہو گئی اور مجمع میں مل گئی جو پیچھے پیچھے چلا آ رہا تھا۔ پھر وہ اسے اونچی پہاڑی کی مقررہ چٹان پر لے گئے اور اُسے وہاں بٹھا کر چلدے۔ مشعلیں اور روشنیاں لوگوں کے آنسوؤں سے بجھ گئیں اور ہر شخص اپنے گھر چلا گیا، لیکن حرماں نصیب والدین کے لئے جو غم کی وجہ سے پہلے ہی سے سینہ فگار تھے، دنیا ہمیشہ کے لئے اندھیر ہو گئی۔

جب سائیکی اس طرح روتی ہوئی اور خوف زدہ حالت میں تنِ تنہا چٹان پر چھوڑ دی گئی، اس وقت سَن سَن کرنے والی زیفیرس[1] کے نرم اور ہلکے جھونکے اُسے آہستہ آہستہ اٹھا کر گہری وادی میں لے آئے اس طرح سے کہ وہ اپنے کپڑوں میں ملبوس رہی اور وہاں اُسے نہایت خوبصورت اور خوشبودار پھولوں کی روش میں لٹا دیا گیا۔

اس طرح حسین سائیکی نرم اور نازک پودوں میں لٹا دی گئی گویا کہ وہ نرم اور خوشبودار پھولوں کا بستر ہیں اور جب اس کے بیچین دماغ کو بھینی خوشبو والے پھولوں کی سیج میں سکون ملا تو وہ گہری

---

[1] سمت مغرب سے آنے والی نرم ہوا جو پودوں کو طاقت بخشتی ہو

نیند سوگئی ۔ اور جب وہ کافی نیند سو کر تازہ دم ہوگئی تو وہ پہلے سے زیادہ دماغی سکون کے ساتھ اٹھی، اور اسے خوش قسمتی سے ایک پُر فضا جنگل نظر آیا جو بلند اور تناور درختوں سے گھرا ہوا تھا۔ اسی طرح اس نے بہتا ہوا دریا بھی دیکھا جس کا پانی بلور کی طرح شفاف تھا؛ جنگل کے بیچوں بیچ دریا کے دہانہ کے قریب ایک شاندار عمارت تھی جس کی تعمیر انسانی صنعت یا دستکاری کا نمونہ نہ تھی بلکہ خدا کی زبردست طاقت کے ذریعہ عمل میں آئی تھی؛ اور تم اس کے اندر داخل ہوتے ہی یہ اندازہ لگا لیتے کہ وہ خوبصورت اور دل پذیر عمارت آسمانی طاقتوں کا مسکن بننے کے لئے ہی موزوں ہو سکتی ہے ۔ اس لئے کہ درختوں کے بیچوں بیچ ہاتھی دانت کی محرابیں تھیں جو سونے کے ستونوں کے سہارے اِستادہ تھیں، دیواریں چاندی کے پتروں سے منڈھی ہوئی تھیں، قسم قسم کے جانور اُن پر منقش تھے اور یہ وہ چیزیں تھیں جن پر داخل ہوتے ہی سب سے پہلے نظر پڑتی تھی؛ تمام چیزیں ایسی خوبصورتی اور نفاست سے بنائی گئی تھیں کہ معلوم ہوتا تھا کہ وہ کسی عظیم المرتبت ۔ کے ہاتھ کی بنی ہوئی ہیں ۔ فرش سارے کا سارا قیمتی پتھروں کا تھا جنھیں نہایت خوبصورتی کے ساتھ تراشا اور بٹھایا گیا تھا اور ان پر طرح طرح کی تصویریں تراشی گئی تھیں، ایسے شخص کی خوش قسمتی میں کیسے شک ہو سکتا ہے جو ایسے فرش پر

پچلے ؟ مکان کا ہر حصّہ اور ہر پہلو ایسے سلیقہ سے سجایا گیا تھا اور قیمتی پتھروں اور لا انتہا خزانہ کی وجہ سے جو وہاں موجود تھا، وہ اس طرح جگمگ جگمگ کر رہا تھا کہ کمرے، محرابیں اور دروازے سورج کی طرح چمک رہے تھے۔ مکان کا دوسرا سامانِ آرایش بھی نہ صرف اس کی شان و شوکت کے مطابق تھا بلکہ بلاشبہ وہ ہر اعتبار سے آسمانی محل معلوم ہوتا تھا جیسے خاص جیوپیٹر ہی کے لئے تعمیر کیا گیا ہو۔

تب سائیکی خوشی کے عالم میں قریب آئی اور جی کڑا کر کے مکان کے اندر داخل ہو گئی اور وہاں کی ہر چیز کا محبت کے ساتھ جائزہ لیا: اس نے ذخیرہ خانے دیکھے جو نہایت کاریگری سے بنائے گئے تھے اور جن میں بیشمار دولت کے انبار تھے۔ القصّہ وہاں کسی چیز کی کمی دکھائی نہ دیتی تھی، بلکہ خزانہ کے ایسے بڑے ذخیرہ کی موجودگی کے باوجود جو بات سب سے زیادہ حیرت انگیز تھی، یہ تھی کہ وہاں کا کوئی کمرہ نہ تو بند تھا، نہ اس میں کنڈی لگی ہوئی تھی اور نہ وہ مقفّل تھا۔ اور جب گہری مسرّت کے ساتھ وہ ان تمام چیزوں کو دیکھ چکی تو اس نے ایک آواز سُنی اگرچہ بولنے والا وہاں موجود نہ تھا جس نے کہا: "محترم خاتون، آپ دولت کی اس فراوانی پر متعجب کیوں ہوتی ہیں ؟ جو کچھ آپ دیکھتی ہیں یہ سب کچھ آپ ہی

کے تابعِ فرمان ہے: لہٰذا آپ کمرے میں تشریف لے جائیں اور بستر پر استراحت فرمائیں اور حکم صادر کریں کہ آپ کس قسم کا غسل چاہتی ہیں اور ہم جنکی آوازیں آپ سُن رہی ہیں، آپ کی خدمت کے لئے حاضر ہیں اور آپ کی ہر خواہش کو بجا لانے کے لئے تیار ہیں۔ اس اثنا میں قسم قسم کے گوشت اور مزیدار کھانے آپ کے لئے تیار کر دئے جائینگے۔"

اب سائیکی کو آسمانی طاقت کی مسرت محسوس ہوئی اور غیر مرئی آوازوں کے اعلان کے مطابق اس نے سب سے پہلے بستر پر آرام کیا اور پھر غسل کر کے اپنے آپ کو تازہ دم کیا۔ جب اس کام سے فارغ ہو گئی تو اس نے میز پر طرح طرح کا گوشت چنا ہوا دیکھا اور بیٹھنے کے لئے ایک کرسی بھی وہاں دیکھی۔

جب سائیکی بیٹھ گئی تو اس وقت انواع و اقسام کے گوشت اور شرابیں لائی گئیں۔ لیکن کسی کے ذریعہ نہیں بلکہ معلوم ہوتا تھا کہ ہوا انہیں لا رہی ہے اس لئے کہ کوئی شخص سامنے نظر نہ آتا تھا بلکہ ہر جانب سے وہ آوازیں ہی آوازیں سنتی تھی۔ اس کے بعد تفریح کا سامان کیا گیا۔ ایک نے گانا شروع کیا، دوسرے نے ساز بجانا شروع کیا، لیکن اسے کوئی شخص نظر نہ آتا تھا۔ باجوں کی ہم آہنگی نے

اُس کے کانوں میں یہ کیفیت پیدا کر دی کہ اگرچہ وہاں کوئی دکھائی نہ دیتا تھا، تاہم وہ سمجھتی تھی کہ میں بہت بڑے مجمع میں ہوں۔

یہ تمام مسرتیں جب ختم ہو گئیں اور رات نزدیک آئی تو سائیکی پلنگ پر لیٹنے کے لئے چلی گئی: اور جب وہ لیٹ گئی اس غرض سے کہ میٹھی نیند اس پر طاری ہو اُسے اپنی دوشیزگی کا خیال آگیا کیونکہ وہ بالکل تنہا تھی! اس کے بعد اس کا نامعلوم خاوند آگیا اور اس کے پاس لیٹ گیا اور جب وہ پوری طرح شبِ عروسی گزار چکا تو وہ دن نکلنے سے پہلے اٹھا اور اپنے کام پر روانہ ہو گیا۔

تھوڑی دیر بعد اس کے غیر مرئی ملازمین آ گئے اور غسل کے لئے اسے جن چیزوں کی ضرورت ہو سکتی تھی، انہیں پیش کیا۔ اس طرح ایک مدت بیت گئی اور چونکہ وہ اپنے عجیب و غریب ماحول سے بہت کچھ مانوس ہو چکی تھی اس لئے اجنبیت محسوس کرنے کی بجائے اسے مسرت محسوس ہوتی تھی، لیکن تنہائی میں جو چیز خصوصیت کے ساتھ سب سے زیادہ اُس کی تسکین کا باعث ہوتی تھی وہ باجوں کی ترنم ریزیاں تھیں۔

جب تک سائیکی مسرتوں کے اس محل میں قیام پذیر رہی اس کے والدین نے رونے پیٹنے اور آہ و بکا کرنے کے سوائے اور کچھ

نہیں کیا، اور اس کی دونوں بہنیں یہ سن کر کہ وہ نہایت مصیبت کی زندگی کاٹ رہی ہی، نہایت غمگین انداز میں اپنے والدین کی خدمت میں آئیں تاکہ ان کا غم غلط کریں اور اپنے الفاظ سے انہیں تسکین دیں -

آنے والی شب کو سائیکی کے خاوند نے اس سے یوں گفتگو کی (کیونکہ وہ اس کی آنکھوں، اس کے ہاتھوں اور اس کے کانوں کو چھو سکتی تھی): "اے میری پیاری رفیقِ زندگی اور پیاری بیوی" تیری قسمت میں ایک فوری خطرے سے دوچار ہونا لکھا ہے اور میں چاہتا ہوں کہ تو اس سے آگاہ ہو جائے؛ تو جان لے کہ تیری بہنیں یہ سمجھکر کہ تو مر گئی ہے بہت پریشان ہو رہی ہیں اور جس راستہ سے تو آئی تھی اسی راہ سے وہ پہاڑ پر آگئی ہیں - اگر اتفاقاً ان کی آہ و بکا تیرے کانوں تک پہنچ جائے، تو اس صورت میں بھی ان کا جواب نہ دیجیو۔ اور نہ ان کی طرف نظر اٹھا کر دیکھیو: اس لئے کہ اگر تو ایسا کریگی تو تو میرے لئے ایک بہت بڑا غم مول لیگی اور اپنے لئے تباہی خرید لے گی -"

سائیکی نے اپنے خاوند کی گفتگو سننے کے بعد کہا کہ میں وہ تمام باتیں کرونگی جنکا مجھے حکم دیا گیا ہے -

یہ کہکر وہ چلا گیا اور رات گزر جانے کے بعد سائیکی دن بھر آہ و فغاں کرتی رہی یہ سمجھکر کہ اس کے سارے آرام و سکون کا خاتمہ

ہو گیا ہے اور اسے قید خانہ کی چار دیواری میں مقید کر دیا گیا ہے اور انسانوں کے ساتھ گفتگو کرنے سے محروم کر دیا گیا ہے اور اسے حکم دیا گیا ہے کہ وہ اپنی غمزدہ بہنوں سے بھی ملاقات نہ کرے یا ان کی اعانت نہ کرے، یہی نہیں بلکہ اسے ان سے ملنے سے بھی روک دیا گیا ہے۔ اس طرح اس نے سارا دن رونے دھونے میں کاٹا اور رات کو بغیر کھانا کھائے یا بغیر غسل کئے وہ بستر پر جا لیٹی۔

اس کے فوراً بعد ہی اس کا خاوند آ گیا جس نے اسے نہایت محبت کے ساتھ آغوش میں لینے کے بعد کہنا شروع کیا: "میری چہیتی بیوی، تو کیا اس طریقہ سے تم اپنا وعدہ پورا کرو گی ؟ میں کیا دیکھ رہا ہوں ؟ کیا تم رات دن رونے دھونے سے کام رکھو گی ؟ اور کیا اپنے خاوند کی آغوش میں آ جانے کے بعد بھی وہ رونا دھونا بند نہ ہو گا ؟ اچھا، جو تمہارا جی چاہے کرو اور اپنے ہاتھوں اپنی تباہی و بربادی خرید لو، اور اس وقت تمہیں میرے الفاظ یاد آئینگے اور تم بہت پچھتاؤ گی لیکن پھر کچھ مداوا نہ ہو سکے گا"

پھر اس نے بہت دیر تک اپنے خاوند سے پیار و محبت کی باتیں کیں اور اسے یقین دلایا کہ اس وقت تک اس کا زندہ رہنا محال ہے جب تک کہ اسے بہنوں سے ملنے اور ان سے بات چیت

کرنے اور انہیں تسلی و تشفی دینے کی اجازت نہ دی جائے گی۔ بالآخر اس کے خاوند نے اسے ملنے کی اجازت دیدی اور یہ بھی کہا کہ تم انہیں جس قدر زر و جواہر دینا چاہو دے سکتی ہو۔ لیکن ساتھ ہی اس نے یہ حکم دیا: "خبردار، اپنی بہنوں کے حاسدانہ مشورہ پر عمل کر کے میری صورت دیکھنے کی خواہش نہ کرنا ورنہ اس رازجوئی کا یہ نتیجہ نکلے گا کہ تمہاری موجودہ مسرت ہمیشہ کے لئے رخصت ہو جائے گی۔"

سائیکی اس بات سے خوش ہوئی اور اس کا دلی شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا: "میرے پیارے خاوند، میں آپ سے جدا ہونے کے مقابلہ میں مر جانے کو ترجیح دونگی؛ اس لئے کہ آپ خواہ کچھ بھی ہوں، میں آپ سے محبت کرتی ہوں اور جان کے برابر آپ کو عزیز رکھتی ہوں گویا کہ آپ میری ہی روح ہیں اور خود کیوپڈ ہیں — لیکن میری التجا ہے اور آپ اسے قبول کر لیں کہ آپ اپنے خادم زیفی رس کو حکم کر دیں کہ وہ میری بہنوں کو نیچے وادی میں لے آئے بعینہٖ جس طرح سے وہ مجھے لایا تھا۔" یہ کہکر اس نے اُسے نہایت گرم جوشی سے پیار کیا اور اسے اپنا خاوند، اپنا محبوب، اپنی تسکین کہکر اس سے نرم لہجہ میں یہ خواہش کی کہ وہ اس کی درخواست کو منظور کرلے اور اس طرح اس نے اسے اپنی بات ماننے پر مجبور کر دیا۔ اور جب صبح



ہو گئی کیوپڈ روانہ ہو گیا۔

بہت کچھ تلاش و جستجو کے بعد سائیکی کی بہنیں اسی پہاڑی پر آئیں جہاں خود اُسے چٹان پر بٹھایا گیا تھا اور وہاں زور زور سے اس طرح چلانا شروع کیا کہ پتھر بھی متاثر ہوئے بغیر نہ رہے؛ اور جب انھوں نے اپنی بہن کا نام لے کر پکارا اس وقت ان کی آہ و بکا اس کے کانوں تک پہنچی، وہ فوراً باہر نکل کر آئی اور کہا: "لو دیکھ لو، وہ یہاں موجود ہے جس کے لئے تم رو رہی ہو۔ میں تم سے التجا کرتی ہوں کہ تم مزید رونا دھونا بند کر دو اور اپنے آپ کو خواہ مخواہ دُکھ اور عذاب میں نہ ڈالو۔" اور پھر اس نے کچھ دیر بعد اپنے خاوند کے کہنے کے مطابق زیفی رَس کو حکم دیا کہ وہ انہیں نیچے لے آئے؛ زیفی رَس نے بھی زیادہ دیر نہیں لگائی اس لئے کہ اس نے انہیں نرم جھونکوں کے ذریعہ اوپر اٹھائے رکھا، پھر بتدریج انہیں وادی میں لا کر بٹھا دیا؛ میں یہاں پر یہ بیان کرنے سے قاصر ہوں کہ وہ تینوں ایک دوسرے سے کتنی دیر تک بغلگیر ہوتی رہیں اور کس جوش و مسرت کے ساتھ وہ ایک دوسرے کو پیار کرتی رہیں یہاں تک کہ اُن کا تمام رنج و غم جاتا رہا اور آنسو تھم گئے۔ سائیکی نے کہا کہ "ہمارے مکان

کے اندر آجاؤ اور اپنے غمزدہ دلوں کو اپنی بہن سے مل کر مسرور کرو۔" اس کے بعد اس نے انہیں خزانہ دکھایا اور وہ آوازیں بھی سُنوائیں جو اُس کی خدمت کے لئے وقف تھیں، ان کے نہانے کے لیے سامان تیار کر دیا گیا، قسم قسم کے گوشت لائے گئے اور جب وہ کھانے سے فارغ ہو گئیں اور انواع و اقسام کی آسمانی غذاؤں سے لطف اندوز ہو چکیں تو ان کے دلوں میں حسد کی آگ سُلگنی شروع ہو گئی اور ان میں سے آخر ایک نے پوچھ ہی لیا کہ اس کا خاوند کون ہے؟ وہ کس درجے کا آدمی ہے اور اس قیمتی مکان کا مالک کون ہے، لیکن سائیکی نے اُس وعدہ کا خیال کر کے جو وہ اپنے خاوند سے کر چکی تھی، بات بنا کر کہا کہ وہ خوبصورت قد کا نوجوان شخص ہے اور اس کی ڈاڑھی لمبی ہے اور اسے پہاڑیوں اور وادیوں میں شکار کھیلنے کا بہت شوق ہے۔ اور یہ سمجھکر کہ زیادہ گفتگو کرنے سے کہیں اس کی زبان لڑکھڑا نہ جائے اس نے ان کی گودوں کو زر و جواہر سے بھر دیا اور زیفی رَس کو حکم دیا کہ وہ انھیں اٹھا کر لے جائے۔

جب وہ پہاڑی پر پہنچا دی گئیں تو وہ اپنے اپنے گھروں کو روانہ ہو گئیں اور سائیکی کی ذات سے جو حسد اُن کے دلوں

میں پیدا ہو گیا تھا اسکی وجہ سے وہ راستہ بھر بڑبڑاتی رہیں۔ مثلاً انہوں نے کہا: "ذرا ہماری ظالم اور مختلف قسمت کو تو دیکھو، یہ بھی دیکھو کہ اگرچہ ہم ایک ہی ماں باپ کی اولاد ہیں، لیکن کس قدر مختلف نصیب رکھتی ہیں، خاص کر ہم دونوں بڑی بہنیں جنکی شادی عجیب وغریب خاوندوں سے ہوئی ہے اور جنہیں لونڈی بنا کر رکھا جاتا ہے اور اپنے ملک اور دوستوں سے دُور پھینک دیا گیا ہے اور ہماری سب سے چھوٹی بہن ہے کہ اس کے پاس خزانہ کی اس قدر بہتات ہے اور خاوند بھی اسے دیوتا ملا ہے اور اسے اتنی زیادہ دولت کا مصرف تک معلوم نہیں۔ بہن، تم نے نہیں دیکھا کہ مکان میں کیا کیا چیزیں تھیں؟ جواہرات کا کتنا زبردست ذخیرہ تھا، کیسے کیسے زرنگار کپڑے تھے، کس کس وضع کے ہیرے تھے اور چلنے کے لئے کیا طلائی فرش تھا۔ اگر اسے فی الحقیقت ایسا ہی خاوند ملا ہے جیسا وہ بیان کرتی ہے تو آج روئے زمین پر اور کوئی عورت اس سے زیادہ خوش قسمت اور مسرور نہیں ہو سکتی۔ اور اس محبت کو دیکھتے ہوئے جو اس کے خاوند کو اس کے ساتھ ہے، یہ امر امکان سے دُور نہیں کہ وہ اسے کسی نہ کسی دن دیوی بنادے: کیونکہ ہرکلیس[۵] کی قسم اس کا چہرہ

---

۵ جسمانی طاقت کا مظہر۔ اس کے بہادرانہ کارناموں کے (بقیہ حاشیہ ص۲۸ پر)

بالکل دیوی کا سا تھا، اس کی خدمت گزاری کے لئے آوازیں موجود تھیں اور ہوائیں بھی اس کے تابعِ فرمان تھیں۔ لیکن مجھ بدنصیب کی شادی بھی ہوئی تو ایسے شخص سے جو عمر میں میرے باپ سے بھی بڑا ہے جس کا سر گنجی مرغابی سے بھی زیادہ گنجا ہے، جو بچہ سے بھی زیادہ کمزور ہے اور جو مجھے دن بھر مکان میں مقفل رکھتا ہے۔"

پھر دوسری بہن بولی: "خدا کی قسم میری شادی ایسے شخص سے ہوئی ہے جسے دونوں قسم کی گٹھیا ہے، جس کی پیٹھ خمیدہ ہے، جو میرا قرضہ ادا کرنے کی جرأت نہیں رکھتا۔ مجھے اس کی پتھر کی سی سخت انگلیوں میں طرح طرح کے تیلوں سے مالش کرنے اور پھر اُن پر مرہم لگانے سے سخت کوفت ہوتی ہے جس کی وجہ سے میرے گورے اور نازک ہاتھ میلی کچیلی پٹیوں کی گندگی میں آلودہ ہو جاتے ہیں، جو مجھے بیوی کی طرح نہیں رکھتا، بلکہ مجھ سے ملازمہ کا سا برتاؤ کرتا ہے۔ اور بہن تم بھی میری طرح غلامی اور بیچارگی کی زندگی بسر کر رہی ہو اور اس لئے میں اپنی چھوٹی بہن کو ایسے عیش میں دیکھنا پسند نہیں کر سکتی۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ کس غرور اور تمکنت کے ساتھ اس نے ہم سے برتاؤ

(بقیہ حاشیہ نمبر۲) بارے میں طرح طرح کی کہانیاں بیان کی جاتی ہیں۔ بالآخر وہ اپنے ہی تیر کا ہلاک ہوا۔ مرنے پیچھے اُسے آلمپس لیجایا گیا اور اَبدی زندگی عطا کی گئی۔

کیا اور کس فخریہ انداز میں اس نے ہم سے گفتگو کی، کس بے پروائی سے اس نے ہماری گودیوں میں سونے کے ڈلے ڈالے، اور جب وہ ہماری صحبت سے تنگ آگئی تو اس نے کس طرح سے ہواؤں کو حکم دیا کہ وہ ہمیں اڑا کرلے جائیں؟ میں سچ کہتی ہوں کہ اگر میں نے اس کی ساری مسرتوں کو خاک میں نہ ملا دیا تو میری زندگی بیکار ہے اور میرا نام عورت نہیں! اور اگر بہن تم بھی میری ہم خیال بنو تو آؤ ہم دونوں مل کر مشورہ کریں اور اپنے من کا بھید کسی سے نہ کہیں، اپنے والدین سے بھی نہیں اور نہ انہیں یہ بتائیں کہ ہم اپنی چھوٹی بہن سے مل چکے ہیں۔ کیونکہ یہ کافی ہے کہ ہم اس سے مل چکے ہیں اور ہمیں اب اس ملاقات کا پچھتاوا ہو رہا ہے۔ ہمیں نہ کسی کو والدین سے اور نہ کسی اور سے یہ کہنا چاہیئے کہ وہ کتنے مزے کی زندگی گزار رہی ہے، اس لئے کہ جس طرح سے وہ لوگ جن کے پاس ان گنت دولت ہوتی ہے، خوش اور بشاش نظر نہیں آتے اسی طرح اسے معلوم ہو جائیگا کہ ہم اس کی بہنیں ہیں نہ کہ نوکرانیاں بلکہ اس سے کہیں زیادہ عزّت و احترام کے قابل ہیں۔ لیکن ہمیں اب اپنے خاوندوں کے پاس چلنا چاہیئے اور اپنے غریبانہ مکانوں کو لوٹ جانا چاہیئے اور جب ہم بہتر طریقہ سے پختہ ڈھنگ کر لینگی اس وقت اس کا

غرور توڑنے کے لئے دوبارہ چلیں گی ۔" پس اس بُرے مشورہ نے ان دونوں بُری عورتوں کے دلوں کو خوشی سے بھر دیا اور انہوں نے اس خزانہ کو چھپا دیا جو سائیکی نے دیا تھا، اور انہوں نے اپنے بالوں کو نوچا اور جھوٹے اور بناوٹی آنسو بہانے شروع کئے۔ جب اُن کے ماں باپ نے دیکھا کہ وہ ابھی تک رو رہی ہیں اور آہ و بکا کر رہی ہیں تو ان کے غموں میں اور اضافہ ہوگیا، لیکن وہ غصہ اور حسد کے جذبات سے بھری ہوئی عازمِ وطن ہوگئیں اور راستہ بھر اپنی بہن کی ہلاکت اور تباہی کی تجاویز سوچتی رہیں۔

اس اثنا میں سائیکی کے خاوند نے پھر رات کے وقت اسے ان الفاظ میں متنبہ کیا: اس نے کہا کہ "تجھے دکھائی نہیں دیتا کہ بدقسمتی تجھے کن کن خطرات میں مبتلا کرنے والی ہے اور اگر تو نے احتیاط نہ برتی تو وہ سب خطرات تجھ پر نازل ہوجائینگے۔ اس لئے کہ وہ بے وفا خراب عورتیں تجھے اپنے جالوں میں پھنسانے کے لئے بہت سخت کوششیں کر رہی ہیں اور ان کا مقصد یہ ہے کہ وہ تجھ سے کہیں اور تجھے ترغیب دیں کہ تو میرا چہرہ دیکھے اور جیسا کہ میں بار بار کہہ چکا ہوں اگر تو نے ایک دفعہ بھی میرا چہرہ دیکھ لیا تو پھر تو مجھے دوبارہ نہ دیکھ سکے گی۔ لہٰذا اگر وہ شریر چڑیلیں جن کے دماغوں میں بُرائیاں ہی برائیاں بھری ہیں، اتفاق

سے دوبارہ آجائیں اور میرا خیال یہی ہے کہ وہ ضرور آئینگی تو تو اُن
سے ہرگز بات نہ کیجیو اور خود بولنے کی بجائے صرف انہی کو بولنے دیجیو
لیکن بالفرض اگر تو اپنے اوپر قابو نہ رکھ سکے تو اتنی احتیاط کیجیو کہ اپنی
خاوند کے بارے میں ایک بھی لفظ نہ کہیو اور نہ ان کی کسی بات کا جواب
دیجیو اگر وہ میرے بارے میں کچھ پوچھ بیٹھیں - اس طرح سے ہم اپنی
نسل میں اضافہ کر سکیں گے اور اگر تو نے میرے رازوں کو چھپایا تو یہ
ننھا سا نازک بچہ جو تیرے اس نازک اور چھوٹے سے پیٹ میں پرورش
پا رہا ہے، غیر فانی دیوتا بن جائیگا - ورنہ وہ معمولی فانی انسان بن کر
رہ جائیگا۔" سائیکی یہ سُن کر بہت خوش ہوئی کہ وہ اب غیر فانی بچہ
جننے والی ہے اور اس خیال سے تو وہ بیحد مسرور تھی کہ اب اسے ماں
بننے کی عزت نصیب ہو رہی ہے وہ بڑی احتیاط سے گزرنے والے
دنوں اور مہینوں کا شمار کرتی رہی اور چونکہ وہ اس سے پہلے ماں نہ
بنی تھی اس لئے وہ بہت متعجب تھی کہ اتنے سے قلیل عرصہ میں یہ تمام
منازل کیسے طے ہو جائینگے -

لیکن وہ شریر النفس اور حاسد چڑیلیں ناگن کی طرح اپنا زہر
اُگلتی ہوئی پھر جہاز پر سوار ہو گئیں تاکہ اپنے ذلیل مقصد کو عملی جامہ پہنائیں
اس کے بعد سائیکی کو پھر اس کے خاوند نے ذیل کے الفاظ میں آگاہ

کیا! "دیکھ، آخری دن آن پہنچا ہے، حالت آخری حد تک پہنچ چکی ہے اور تیرے ہی خون کے دشمنوں نے اپنے آپ کو ہمارے خلاف مسلح کر لیا ہے، اپنے خیمے گاڑ لیئے ہیں، اپنی فوجوں کو صف آرا کر دیا ہے اور وہ اب ہماری طرف کوچ کر رہے ہیں، اس لئے کہ اب تیری دونوں بہنوں نے اپنی تلواریں میان سے نکال لی ہیں اور تجھے قتل کیا چاہتی ہیں۔ ہائے، کیسی زبردست قوت کے ساتھ آج ہم پر حملہ کیا جا رہا ہے! پیاری سائیکی، میں تجھ سے التجا کرتا ہوں کہ تو اپنے اوپر اور مجھ پر رحم کر اور اپنے خاوند کو اور اس ننھے بچے کو جو تیرے پیٹ میں ہے، آنے والے زبردست خطرے سے رہائی دلا؛ اور نہ تو اُن ملعون عورتوں سے مل اور نہ اُن کی بات سُن اس لئے کہ وہ تیری بہنیں کہلانے کی مستحق نہیں ہیں بہ وجہ اس کے کہ وہ تجھ سے سخت متنفر ہیں اور ان میں بہناپا نہیں پایا جاتا۔ وہ ورغلانے والی سائرنوں[1] کی طرح پہاڑ پر آئینگی، اور درد انگیز لہجہ میں آہ و زاری کرنا شروع کر دینگی"۔
جب سائیکی یہ الفاظ سُن چکی تو، اس نے غم انگیز لہجہ میں آہ بھر کر کہا: "میرے پیارے خاوند، اس طویل عرصہ میں آپ کو میری محبت اور اخلاص کا تجربہ اور امتحان ہو چکا ہے اور اب آپ کو ذرہ برابر شک نہ کرنا چاہئے

---

[1] عورت یا آدھی عورت اور آدھا پرند جو سمندر کے بیچوں بیچ رہتی ہے اور اپنی ساحرانہ موسیقی سے غافل مسافروں کو پھانس لیتی ہے۔

کہ میں اسی طریقہ سے اپنے ارادہ پر قائم رہونگی - لہذا آپ اپنے خادم زیفی رَس کو حکم کیجئے کہ وہ میری بہنوں کو نیچے لے آنے اور جہاں آپ نے مجھے یہ حکم دے رکھا ہے کہ میں آپ کا متبرک چہرہ نہ دیکھوں وہاں کم سے کم آپ کو مجھے اپنی بہنوں کے دیدار سے تو لطف اندوز ہونے کا موقع دینا چاہیئے - میں آپ کو ان خوبصورت بالوں کا، ان گول نازک اور نرم گالوں کا اور آپ کے محبت بھرے سینہ کا واسطہ دیتی ہوں (اور آپ کی شکل وصورت کا تو میں اپنے پیٹ کے بچّہ کو دیکھکر بالآخر اندازہ کر لونگی)، کہ آپ میری خواہش قبول کریں اور اپنی چہیتی بیوی سائیکی کے دل کو محبت سے لبریز کردیں جو ہمیشہ کے لئے آپ کا ہو چکا ہے میرے دل میں آپ کی شکل وصورت دیکھنے کی بالکل تمنا نہیں ہے، اور نہ میرے دل میں اسکی سیاہی اور تاریکی کا کچھ خیال ہے اس لئے کہ آپ ہی میری واحد روشنی ہیں"- ان الفاظ سے مسحور ہو کر اور اسکے بار بار گلے ملنے کی شدت سے مجبور ہو کر اس کے خاوند نے جو اپنے بالوں سے اس کے آنسوؤں کو پونچھتا جاتا تھا، اپنی بیوی کی درخواست کو قبول کرلیا - اور جب صبح ہوئی وہ حسب دستور روانہ ہوگیا -

اب اس کی بہنیں خشکی پر پہنچ گئیں اور اپنے ماں باپ سے ملے اور آرام کئے بغیر سیدھی چٹان تک آگئیں، اور آتے ہی بے تحاشا

پہاڑی پر سے نیچے کود گئیں؛ پھر زیفی رس نے آسمانی حکم کے مطابق انھیں نیچے اُتارا اگرچہ یہ فعل اسکی مرضی کے خلاف تھا اور انھیں وادی میں نیچے پہنچادیا اس سے پہلے کہ انھیں کسی قسم کا گزند پہنچے۔ پھر بتدریج وہ بغیر اجازت کے اپنی بہن کے پاس محل کے اندر پہنچ گئیں اور جب وہ اپنے شکار سے اچھی طرح کر گلے مل چکیں اور جو خزانہ انھیں دیا گیا تھا اس کا خوشامدانہ طریقہ سے شکریہ ادا کر چکیں تو انہوں نے کہا: "پیاری بہن سائیکی، تم جان لو کہ اب تم بچہ نہیں ہو بلکہ ماں بن رہی ہو جو کچھ تمہارے پیٹ میں ہے اس سے ہمیں کسقدر مسرت ہورہی ہے: سارے گھرانے کے لئے یہ خوش خبری اچھی چیز ہے! ہمیں کس قدر خوشی ہوگی جب ہم اس بچہ کو اس قدر ناز و نعمت کے ماحول میں پرورش پاتا دیکھینگے! اگر وہ اپنے ماں باپ کی صورت پر گیا جیسا کہ اُسے جانا چاہئے، تو پھر اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ایک نیا کیوپڈ پیدا ہوگا۔" اس طریقہ سے انہوں نے سائیکی کے دل کو موہنا شروع کیا، لیکن چونکہ وہ سفر کی وجہ سے بہت تھکی ہوئی تھیں اس لیے وہ کرسیوں پر دراز ہو گئیں اور جب وہ خوشبودار پانی سے غسل کر چکیں وہ ایک کمرے میں چلی گئیں جہاں انواع و اقسام کے گوشت پہلے سے چُنے ہوئے تھے۔ سائیکی نے ایک آواز کو حکم دیا کہ وہ کوئی دلچسپ نغمہ چھیڑے اور اس کی تعمیل کی گئی اس کے بعد دوسروں نے گانا شروع کیا۔ باقی اپنے باجوں کو سُریلا بنانے

میں لگ گئے۔ لیکن کسی شخص کی صورت دکھائی نہیں پڑی - اُن شیریں نغموں اور دل آویز راگوں سے سائیکی کی بہنیں بہت لطف اندوز ہوئیں -

لیکن اِن باجوں کے شیریں نغموں سے بھی ان ملعون عورتوں کی خباثت میں کسی طرح کی کمی واقع نہیں ہوئی، بلکہ انہوں نے سائیکی کے خلاف اپنی دغابازیوں کے جال کو پھیلانا شروع کیا اور اس سے پوچھا کہ تمہارا خاوند کون ہے اور اسکے ماں باپ کون ہیں - تب وہ اپنی ضرورت سے زیادہ سادگی کی وجہ سے بھول گئی کہ وہ اپنے خاوند کے بارے میں اس سے پہلے کیا کہہ چکی ہے، اور اس لئے اس نے ایک نیا جواب گھڑا اور کہا کہ اس کا خاوند ایک بڑے صوبہ کا رہنے والا ہے۔ وہ سوداگری کرتا ہے اور متوسط عمر کا آدمی ہے۔ اس کی ڈاڑھی کے کچھ کچھ بال سفید ہو گئے ہیں - جب وہ یہ کہہ چکی تو اس خیال سے کہ وہ مزید گفتگو نہیں کرنا چاہتی، اس نے ان کی گودوں کو سونے چاندی سے بھر دیا اور زیفی رس کو حکم دیا کہ وہ انھیں اٹھا کر لے جائے -

گھر جاتے وقت آپس میں یوں گویا ہوئیں: "بہن، تم سائیکی کے اس صریح جھوٹ کے بارے میں کیا کہتی ہو؟ پہلے تو اس نے کہا تھا کہ اس کا خاوند ایک حسین نوجوان شخص ہے اور اس کی ڈاڑھی لمبی، گھنی اور خوبصورت ہے اور اب وہ یہ کہتی ہے کہ عمر کی زیادتی کی وجہ سے اسکی

ڈاڑھی کے آدھے بال پک گئے ہیں۔ آخر وہ ہے کون جو اتنی تھوڑی سی مدت میں بوڑھا ہو سکتا ہے؟ بہن تم معلوم کر لوگی کہ یا تو اس ملعون ملکہ نے بڑا جھوٹ بولا ہے یا یہ بات ہے کہ اس نے اب تک اپنے خاوند کی صورت ہی نہیں دیکھی۔ اور اگر یہ واقعہ ہے کہ اس نے اسے نہیں دیکھا تو یقیناً اس کی شادی کسی دیوتا کے ساتھ ہوئی ہے اور اس کے پیٹ میں بھی ایک ننھا دیوتا پرورش پا رہا ہے، اور اگر یہ خبر کسی طرح ہماری ماں تک پہنچ گئی (اور خدا نہ کرے کہ پہنچے) تو پھر میں تو اپنے گلے میں پھانسی کی رسی ڈال لونگی لہذا ہمیں اپنے والدین کے پاس چلنا چاہیئے اور بناوٹی جھوٹ سے معاملہ میں رنگ آمیزی کرنی چاہیئے۔"

جب وہ اس طرح سے مشتعل ہو چکیں اور اپنے والدین سے مل چکیں تو وہ پھر پہاڑ پر واپس آگئیں اور زیفی رس کی مدد سے وادی میں جا اتریں اور رونی صورت بنا کر سائیکی کے پاس آئیں اور اس سے یوں کہا: "تو جو عظیم الشان خطرے سے بالکل بے خبر ہے، ابھی تک اپنے آپ کو محفوظ اور خوش قسمت سمجھ رہی ہے اور گھر میں اس طرح سے بیٹھی ہے گویا کہ تجھو خطرے کا بالکل احساس ہی نہیں ہے اور ہم ہیں کہ ہر وقت تیری فکر میں رہتی ہیں اور کوشش کرتی ہیں کہ تجھے کوئی گزند نہ پہنچے: کیونکہ ہمیں وثوق کے ساتھ معلوم ہوا ہے اور ہم یہ بات کہے بغیر نہیں رہ سکتیں کہ وہ بہت بڑا اور

نہایت زہریلا سانپ ہے اور اس کا منہ نہایت حریص اور کشادہ ہے وہ جو ہر رات کو تیرے ساتھ سوتا ہے۔ اپالو دیوتا کے الہامی الفاظ کو یاد کر جس نے پیشین گوئی کی تھی کہ تیری شادی کسی خوفناک اور خونخوار سانپ سے ہوگی اور یہاں کے بہت سے باشندے اور بالخصوص وہ جو شکار کی غرض سے اس خطہ میں آتے ہیں ۔ اس امر کی تصدیق کرتے ہیں کہ انہوں نے اسے کل چراگاہ سے لوٹتے ہوئے اور دریا پر تیرتے ہوئے دیکھا تھا، اور اسی وجہ سے وہ کہتے ہیں کہ وہ بہت زیادہ عرصہ تک مزیدار کھانوں سے تیری خاطر مدارات نہیں کریگا بلکہ جب وضعِ حمل کا وقت آئیگا تو وہ تجھے اور تیرے بچہ دونوں کو ہڑپ کر جائیگا ۔ لہذا اب تو اچھی طرح سوچ بچار کرلے کہ آیا تو ہم خیرخواہوں کی رائے سے پورا پورا اتفاق کرتی ہے جو تیری جان کی محافظ ہیں اور تجھے موت کے خطرے سے بچانا چاہتی ہیں کہ تو اپنی بہنوں کے ساتھ زندگی بسر کرنے پر قناعت کرنا چاہتی ہے، یا یہ کہ تو اسی طرح سے سانپ کے ساتھ رہے گی تاکہ انجام کار وہ تجھے ہڑپ کرجائے ۔ اور اگر یہ حقیقت ہے کہ تیری تنہائی کی زندگی، غیبی آوازوں کے ساتھ تیری گفتگو، یہ غلامانہ اور خطرناک مسرت اور سانپ کی محبت تیرے لئے زیادہ دلچسپی اور رغبت کی چیزیں ہیں تو پھر نہ کہیو کہ ہم نے سگی بہنوں کی طرح تجھے آگاہ نہیں کیا۔ غریب سادہ لوح سائیکی ان خوفناک الفاظ

سے اس درجہ متاثر ہوئی اور اس قدر خوفزدہ ہوئی کہ اُس نے اپنے خاوند کی نصیحتوں کو اور ان وعدوں کو جو اس کے ساتھ کئے گئے تھے، یک قلم فراموش کر دیا اور انتہائی خوف و ہراس کی حالت میں غمگین اور افسردہ چہرہ کے ساتھ یوں کہنا شروع کیا:

"اے میری پیاری بہنو! میں تمہاری مہربانیوں کا شکریہ ادا کرتی ہوں جو تم میرے ساتھ روا رکھ رہی ہو اور میں بھی اب یقیناً اسی خیال پر آ گئی ہوں کہ جن لوگوں نے تمھیں وہ باتیں بتائی ہیں وہ درحقیقت صداقت پر مبنی ہیں، اس لئے کہ میں نے آج تک اپنے خاوند کی صورت نہیں دیکھی اور نہ مجھے یہ خبر کہ وہ کہاں کا رہنے والا ہے۔ میں تو صرف راتوں کو اسکی آوازیں سنا کرتی ہوں۔ اس خیال سے کہ میرا خاوند ایک غیر متعین شخص ہے اور اسے دن کی روشنی سے محبت نہیں۔ اس لئے مجھے بھی شبہ ہوتا ہے کہ وہ کوئی حیوان ہے جیسا کہ تم کہتی ہو۔ مزید برآں مجھے اس کے دیکھنے سے بہت ڈر بھی معلوم ہوتا ہے اس لئے کہ اس نے مجھے یہ کہکر ڈرایا ہے کہ اگر کبھی تو نے میری صورت دیکھنے کی کوشش کی تو اس کا نتیجہ تیرے لئے بہت خراب نکلیگا۔ اس لئے میری پیاری بہنو، اگر تمہارے پاس اپنی بہن کے لئے جو خطرے میں ہے، کوئی علاج ہے تو اُسے جلدی سے بتا دو۔" اس پر انہوں نے اپنے مکر آمیز خیالات کے

دروازے کھول دیئے اور اپنے دلی فریبوں کو ظاہر کرتے ہوئے اس کے خوف و ہراس میں اور اضافہ کر دیا اور اسے ترغیب دی کہ وہ انہی کے مشورہ پر چلے۔ اس پر ان میں سے ایک بولی: "چونکہ تمہاری جان بچانے کی خاطر ہم ہر بڑے سے بڑے خطرے کو خاطر میں نہیں لاتیں اس لئے ہم چاہتی ہیں کہ اپنے خیال کے مطابق ہم تمہیں بہترین طریقۂ کار بتا دیں۔ ایک تیز اُسترا لو اور اسے اپنے بستر کے تکیہ کے نیچے رکھ دو اور ایک جلتا ہوا روغنی چراغ بھی کمرے کے پردوں کے پیچھے پوشیدہ طور پر تیار رکھو اس طرح سے کہ اس کی روشنی بہت مدھم رہے اور جب وہ عادت کے مطابق بستر پر آ کر لیٹ جائے اور گہری نیند سو جائے تو تم چپکے سے اٹھنا اور ننگے پاؤں چل کر چراغ لے آنا اس طرح سے کہ اُسترا تمہارے سیدھے ہاتھ میں رہے اور پھر تم بہادرانہ طاقت کے ساتھ زہریلے سانپ کا سر کاٹ ڈالنا! اس کام میں ہم بھی تمہاری اعانت و امداد کریں گی؛ اور جب تم اس کے مرنے پیچھے بالکل مامون و مصئون ہو جاؤ تو پھر ہم تمہاری شادی کسی خوبصورت شخص سے کر دیں گی۔"

اس طرح سے وہ جب اپنی بہن کے دل میں خوب آگ سلگا چکیں تو اس ڈر سے کہ کہیں ان کے خراب مشورہ کی وجہ سے خود انہیں کوئی نقصان نہ پہنچ جائے وہ پہاڑ کی چوٹی پر زیفی رس کی مدد سے پہنچ گئیں اور وہاں

سے بسرعت تمام بھاگ کر جہاز میں سوار ہو گئیں۔

جب سائیکی اکیلی رہ گئی (اور درحقیقت وہ اکیلی نہ تھی اس لئے کہ بُرے خیالات کے ہجوم نے اس کے دماغ میں ہیجان برپا کر دیا تھا) تو سمندر کی لہروں کی طرح اس کے دل میں اُتار چڑھاؤ آنے لگے، اور اگرچہ وہ اپنی ہٹ کی پوری تھی اور دل میں اپنی بہنوں کی رائے کو عملی جامہ پہنانے کی مخالف تھی، تاہم وہ اپنی مصیبت کے بارے میں مشتبہ سی تھی اور طرح طرح کے خیالات اس کے دماغ میں پیدا ہو رہے تھے۔ کبھی تو وہ ارادہ کر لیتی اور کبھی خود ہی رُک جاتی، کبھی تو وہ دلیری کا اظہار کرتی اور کبھی خود ہی سہم جاتی، کبھی اس کے دل میں بداعتمادی پیدا ہو جاتی اور کبھی رحم کے جذبات موجزن ہو جاتے، کبھی وہ حیوان سے نفرت کرنے لگتی، اور کبھی اپنے خاوند کی محبت کا جذبہ اس پر طاری ہو جاتا۔ لیکن بالآخر بُرے خیالات میں شام ہو گئی اور اس نے اپنے ناپاک ارادہ کو عملی جامہ پہنانے کی تیاری شروع کر دی۔

تھوڑی دیر بعد اس کا خاوند آگیا۔ اور جب وہ اسے پیار کر کے بغلگیر ہو چکا تو وہ گہری نیند سو گیا۔ تب سائیکی میں (جو جسم و دماغ کے اعتبار سے کمزور واقع ہوئی تھی لیکن اپنی قسمت کی خرابی سے متأثر تھی) جرأت پیدا ہو گئی اور اس نے لیمپ نکالا اور اُسترا بھی لیا اور اس طرح

جرأت دکھا کر اس نے اپنی طبیعت کو بدل ڈالا۔ لیکن جب اس نے لیمپ لیا اور بستر کے قریب گئی تو اس نے نہایت ہی مسکین اور شریف قسم کا جانور دیکھا، اس نے دیکھا کہ حسین کیوپڈ ہی محوِ استراحت ہے۔ اسے دیکھتے ہی خوشی کے مارے چراغ کی روشنی اور تیز ہو گئی اور اُسترے کی دھار بالکل جاتی رہی۔ مگر جب سائیکی نے ایسی خوبصورت شکل دیکھی تو وہ بہت خوفزدہ ہوئی اور تعجب سے اس کا رنگ فق ہو گیا۔ بدن میں کپکپی پیدا ہو گئی اور وہ گھٹنوں کے بل گر پڑی اور چاہتی تھی کہ استرے کو سچ مچ اپنے دل میں چھپائے اور وہ یقیناً ایسا کر گزرتی اگر انتہائی خوف و ہراس کے عالم میں وہ اس کے ہاتھ سے نہ گر پڑتا۔ اور جب اس نے اس کے خدائی چہرے کی خوبصورتی کو دیکھا تو وہ دل ہی دل میں بہت مسرور ہوئی۔ اس نے اس کے سنہری بالوں کا مشاہدہ کیا جن سے بھینی بھینی خوشبو نکل رہی تھی؛ اسکی گردن دودھ سے زیادہ سفید تھی؛ اس کے رنگین رخسار جن پر دائیں بائیں اس کی خوبصورت زلفیں پڑی ہوئی تھیں، اس قدر روشن تھے کہ چراغ کی روشنی بھی ان کے سامنے تاریک معلوم ہوتی تھی: اس کے نرم و نازک پر جو شگفتہ پھولوں کی طرح اس کے شانوں پر بکھرے ہوئے تھے، ہوا کے جھونکوں سے اِدھر اُدھر رقصاں تھے، اور اس کے جسم کے دوسرے اعضا اس قدر چکنے اور نرم تھے کہ زہرہ کو بھی ایسا

بچہ جننے پر افسوس نہ ہوا ہوگا۔ بستر کے بائیں حصہ میں اس کی کمان، ترکش اور تیر پڑے ہوئے تھے اور یہی اس عظیم المرتبت دیوتا کے ہتھیار تھے، اور سائیکی نے انہیں شوق کی نظر سے دیکھا اور اپنے خاوند کے ہتھیاروں پر اظہار حیرت کرتے ہوئے اس نے ترکش سے ایک تیر نکالا اور اس سے اپنے آپ کو چبھو لیا جسکی وجہ سے وہ سخت زخمی ہوگئی حتٰی کہ خون بھی بہہ نکلا تیر کے اس طرح چبھنے سے اس کے دل میں کیوپڈ کی محبت اور زیادہ گہری ہوگئی اور محبت کے اس غلبہ میں وہ اس سے بے تحاشا لپٹ گئی اور دیر تک اسے چومتی رہی۔ لیکن افسوس کہ جب وہ اس مسرت میں غرق تھی، عین اس وقت (خواہ حسد کی وجہ سے خواہ اس کے خوبصورت جسم کو لمس کرنے کے خیال سے) لیمپ کے جلتے ہوتے تیل کا ایک قطرہ دیوتا کے دائیں کندھے پر گر گیا۔ اے دلیر اور گستاخ چراغ، محبت کے ذلیل خادم، تو نے اس قدر بے باکی کا اظہار کیسے کیا کہ آگ ہی کے دیوتا کے جسم کو جلا کر زخمی کر دیا حالانکہ اس نے تجھے اس لئے ایجاد کیا تھا کہ دنیا بھر کے عشاق اپنی راتوں کو اور زیادہ مسرت کے ساتھ گزار سکیں ؟

جب دیوتا اس طریقہ سے جل گیا اور یہ محسوس کر کے کہ اس سے وعدہ خلافی کی گئی ہے، وہ منہ سے ایک لفظ نکالے بغیر اپنی بدقسمت ترین بیوی کی آنکھوں اور ہاتھوں سے دور ہو کر بھاگ نکلا۔ لیکن وہ جب اٹھ



رہا تھا سائیکی نے اتفاقاً اس کی سیدھی ران کو زور سے پکڑ لیا اور جب وہ ہوا میں اُڑنے لگا اس وقت بھی اسے مضبوطی سے پکڑے رکھا یہانتک کہ تکان سے مجبور ہو کر اسکی گرفت ڈھیلی ہو گئی اور وہ زمین پر آن پڑی۔ مگر کیوپڈ اسکے ساتھ ساتھ نیچے اترا اور سرو کے درخت پر با آہستگی تمام اسے بٹھا دیا اور غصہ کے لہجہ میں اس سے یوں بولا: "او سادہ لوح سائیکی۔ ذرا اس کا خیال کر کہ میں اپنی والدہ کے حکم کے خلاف خود آسمان سے نیچے اُترا تاکہ تجھ سے محبت کروں اور خود میں نے اپنے ہتھیاروں سے اپنے آپ کو زخمی کر لیا تاکہ تجھے اپنی بیوی بناؤں حالانکہ والدہ کی خواہش یہ تھی کہ کسی ذلیل اور قلاش شخص کے ساتھ تیرا بیاہ کر دیا جائے۔ اور کیا میں تجھے جانور کی شکل میں دکھائی دیتا تھا کہ تونے استرے سے میرا سر قلم کرنے کی کوشش کی حالانکہ تجھے معلوم ہے کہ مجھے تجھ سے کسقدر محبت تھی؟ کیا میں نے تجھے ملکہ بنا کر نہیں رکھا تھا؟ کیا میں نے تجھے نرمی کے ساتھ ہوشیار رہنے کی تاکید نہیں کی تھی؟ لیکن تیرے ملعون مشیروں اور مددگاروں کو ان کے کئے کی سزا ضرور ملیگی۔ جہاں تک تیری ذات کا تعلق ہے میری جدائی ہی تیری سب سے بڑی سزا ہوگی" جب وہ یہ سب کچھ کہہ چکا وہ فضائے آسمانی میں اُڑ گیا

اسکے بعد سائیکی زمین پر چت گر گئی اور جب تک وہ اپنے خاوند کو دیکھ سکی وہ ہوا میں اسے دیکھتی رہی اور ساتھ ہی زار زار روتی بھی جاتی تھی

لیکن جب وہ نظروں سے غائب ہو گیا اس نے اپنے خاوند کی جدائی میں یاسی اور رنج کے عالم میں قریب کے بہتے دریا میں ڈوبنے کی غرض سے اپنے آپ کو ڈال دیا۔ مگر پانی نے اسے ڈوبنے نہیں دیا بلکہ کیوپڈ کا احترام کرکے جو دریا میں تلاطم پیدا کرنے اور آگ لگا دینے کا خوگر تھا۔ سائیکی پر رحم کھایا اور اسے موجوں کے ذریعہ جھاڑیوں میں کنارے پر ڈال دیا۔

اس کے بعد جنگل کے دیوتا پین[1] نے جو دریا کے کنارے دیوی ایکو[2] کے ساتھ تفریح میں مشغول تھا تاکہ اسے نغمہ سنجی کی تعلیم دے کیونکہ اسی غذا سے کم عمر اور نازک اندام بکریوں کی پرورش کیجاتی تھی، سائیکی کو اس دکھی حالت میں دیکھ لیا اور اگرچہ اسے اسکی حالت زار کی خبر ہو گئی تھی نہ معلوم کیونکر، تاہم اس نے ذیل کے الفاظ میں اسے تسلی و تشفی دینے کی کوشش کی: "اے حسین خاتون، میں ایک دہقانی ہوں اور آداب نا آشنا چرواہا لیکن بوڑھا ہونے کی وجہ سے میں بہت سی باتوں کا ماہر ہو گیا ہوں، اس لئے کہ جہاں تک میں اندازہ کر سکا ہوں جسے عقلمند لوگ کشف کے نام سے موسوم کرتے ہیں، تمہاری پریشان چال ڈھال، تمہارے زرد رنگ،

---

[1] بہشت کی چراگاہوں اور پہاڑیوں کا رہنے والا۔ باشندوں کی زندگی اور خوشحالی اسکی مہربانی پر منحصر ہے۔

[2] گونج۔



تمہاری گھلا دینے والی آہوں اور بھیگی آنکھوں سے معلوم ہوتا ہے کہ تم عشق کے آزار میں بری طرح مبتلا ہو۔ اس لئے میری بات پر کان دھرو اور خواہ مخواہ اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو اور نہ رونے دھونے سے کام رکھو، بلکہ بڑی دیوتا کیوپڈ کی پوجا اور پرستش کرو اور خدمت کے ذریعہ اسے رام کرنے کی کوشش کرو۔" جب چرواہوں کا دیوتا یہ سب کچھ کہ چکا تو سائیکی نے کوئی جواب نہیں دیا بلکہ نہایت احترام کے ساتھ اسے کورنش کی جو دیوتاؤں کے لئے مخصوص ہے اور وہاں سے چلی گئی

سائیکی ابھی تھوڑی دور ہی گئی ہوگی کہ بھولے بھٹکے وہ اس شہر میں جا پہنچی جہاں اسکی ایک بہن کا خاوند رہا کرتا تھا۔ جب سائیکی کو یہ بات معلوم ہوئی تو اس نے بہن کو اپنے آنے کی اطلاع کرائی۔ چنانچہ وہ دونوں ملیں اور بہت دیر تک ایک دوسرے سے بغلگیر ہوتی رہیں۔ بالآخر سائیکی کی بہن نے پوچھا کہ ادھر کیسے نکل آئیں؟ اس نے جواب میں کہا: "جو نصیحت تم نے مجھے کی تھی، کیا وہ تمہیں یاد نہیں رہی؟ تم نے مشورہ دیا تھا کہ میں اس حیوان کو مار ڈالوں جو میرے خاوند کے بھیس میں میرے ساتھ شب باش ہوتا ہے؟ تمہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ جونہی میں اسکی صورت کا مشاہدہ کرنے کے لئے چراغ لائی مجھے معلوم ہوا کہ وہ تو زہرہ کا بیٹا کیوپڈ ہی ہے جو راتوں کو میرے ساتھ رہا کرتا ہے۔ پھر میں انتہائی مسرت کے عالم میں چاہتی تھی کہ

اس سے بغلگیر ہوں اور ابھی اپنی اس خواہش کو آسودہ نہ کرنے پائی تھی کہ سوءِ اتفاق سے چراغ کا کھولتا ہوا تیل اس کے شانہ پر گر پڑا جس سے وہ بیدار ہو گیا اور مجھے آگ اور استرے سے مسلح دیکھکر کہنے لگا: "تجھ میں شرارت کرنے کی یہ جرأت کیسے پیدا ہو گئی؟ میرے پاس سے دُور ہو جا اور جو جو چیزیں تو ساتھ لائی تھی، انہیں بھی اپنے ہمراہ لیجا: کیونکہ میں اب تیری بہن کو (اور اس نے تمہارا نام لیا) اپنی بیوی بناؤں گا اور وہی اب میری مسرتوں میں شریک رہا کریگی، اور پھر اس نے زیفی رَس کو حکم دیا کہ وہ مجھے اس کے مکان کے حدود سے باہر لیجائے۔"

سائیکی نے مشکل سے اپنی داستان ختم کی ہوگی کہ اس کی بہن نفسانی خواہش اور شرارت آمیز حسد سے مغلوب ہو کر بھاگی ہوئی گھر گئی اور اپنے خاوند سے یہ بہانہ کرکے کہ اسے اسکے والدین کے انتقال کی خبر ملی ہے جہاز میں بیٹھ سیدھی پہاڑ پر پہنچی۔ اور اگرچہ اس وقت بادِ مخالف چل رہی تھی لیکن موہوم امید کے بھروسہ اس نے چلّا کر کہنا شروع کیا: "اے کیوپڈ، مجھے قبول کر کیونکہ میں بہتر بیوی بننے کی صلاحیت رکھتی ہوں، اور اے زیفی رَس، اپنی ملکہ کو نیچے لے چل" یہ کہکر اس نے اپنے آپ کو پہاڑ پر سے سر کے بل نیچے گرا لیا لیکن وہ وادی میں مردہ یا زندہ حالت میں نہیں پہنچی بلکہ چٹانوں سے ٹکرا کر بالکل پاش پاش ہو گئی اور پرندے اور جنگلی جانور

تکا بوٹی کر کے اسے کھا گئے اور وہ اپنی حرکتوں کی وجہ سے اسی سزا کی مستحق بھی تھی۔

دوسری بہن کے انتقام میں بھی کچھ زیادہ دیر نہیں لگی اس لئے کہ سائیکی اس حصہ ملک میں سفر کرتے کرتے اتفاق سے دوسرے شہر میں جا پہنچی جہاں اسکی دوسری بہن رہا کرتی تھی اور اس سے بھی جب اس نے وہی باتیں کیں جو وہ پہلی بہن سے کر چکی تھی، تو وہ بھی اسی طرح چٹان پر دوڑی ہوئی گئی اور ہلاک ہو گئی اس کے بعد سائیکی اپنے خاوند کیوپڈ کی تلاش میں ادھر ادھر بھٹکتی رہی، لیکن اسے تو اپنی ماں کے مکان میں پہنچا دیا گیا تھا جہاں وہ اپنے تکلیف دہ زخم کی وجہ سے کراہ رہا تھا جو جلتے ہوئے چراغ کے تیل کی وجہ سے اسے پہنچا تھا۔

اس کے بعد سفید بگلا جو دریا کی لہروں پر تیرتا ہے سمندر کی طرف اُڑ کر گیا۔ جہاں اس نے زہرہ کو غسل کرتے ہوئے دیکھکر کہا:" آپ کا صاحبزادہ جل گیا ہے اور خطرہ ہے کہ کہیں مر نہ جائے۔" اور ساتھ ہی یہ بھی کہا کہ "ہر شخص جو زہرہ کے خاندان کا مخالف ہے کہتا پھرتا ہے کہ اس کا بیٹا تو پہاڑوں میں بیسواؤں کے پیچھے پڑا رہتا ہے اور خود اس کی یہ کیفیت ہے کہ اپنے مزے کی خاطر سمندروں میں طوفان مچاتی پھرتی ہے اور اسی وجہ سے لوگوں کو یہ کہنے کا موقع ملا ہے کہ وہ دونوں پہلے کی طرح خلیق، متواضع اور مہربان

نہیں رہے بلکہ بدخلق، غیر متواضع اور نامہربان بن گئے ہیں ۔ لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ شادیاں اب محبت یا بقائے نسل کے لئے نہیں رچائی جاتیں بلکہ ان کا نتیجہ باہمی حسد، نا اتفاقی اور ناچاقی کی شکل میں نکلتا ہے ۔" یہ سب باتیں بگلے نے زہرہ کے کان میں ڈالدیں اور ساتھ ہی اس کے بیٹے کی بھی خوب برائیاں کیں ۔ لیکن زہرہ نے چلاّ کر پوچھا :" کیا میرے بیٹے کو کسی سے محبت ہو گئی ہے؟ اے شریف پرندے ، میں تجھ سے درخواست کرتی ہوں کیونکہ تو وفاداری کے ساتھ میری خدمت کرتا ہے کہ تو مجھے بتا کہ وہ عورت کون ہے اور اس کا نام کیا ہے جس نے میرے بیٹے کو اس روگ میں مبتلا کر رکھا ہے ؟ کیا وہ کوئی سمندری پری ہے یا وہ دیویوں میں سے کوئی دیوی ہے ؟ کیا وہ میوزیز[1] میں سے کوئی ہے یا گریسیز[2] میں سے کوئی ہے ؟" ان سوالات کے جواب میں پرندے نے کہا :" محترم خاتون ، میں یہ تو نہیں جانتا کہ وہ عورت ہے کون لیکن مجھے اتنا علم ہے کہ وہ سائیکی کے نام سے پکاری جاتی ہے ۔" اس پر زہرہ نے برہم ہو کر کہا :" اچھا تو وہ ہے جس نے میرے حسن کو ، میرے نام کی عزت کو

---

[1] نو بہنیں جو زی اُس اور نیموسین کی صاحبزادیاں ہیں ۔ ان میں سے ہر ایک فنونِ لطیفہ میں سے کسی ایک کی دیوی سمجھی جاتی ہے ۔

[2] تین دیویاں جو آپس میں بہنیں ہیں اور انسانوں کو دلربائی اور حسن عطا کرتی ہیں ان کے نام حسن، نزاکت اور مسرت ہیں ۔

مجھ سے چھین لیا ہے ؟ کیا اس کا یہ خیال ہے کہ میں کوئی آوارہ منش عورت ہوں جسکی خادمہ سے اس نے دل لگا لیا ہے ؟" یہ کہتے ہی وہ روانہ ہو گئی اور سیدھی اپنے کمرے میں پہنچی جہاں اس نے اپنے بیٹے کو اسی زخمی حالت میں پایا جو اس سے بیان کی گئی تھی۔ اسے دیکھتے ہی اس نے چلا چلا کر کہنا شروع کیا:

"کیا یہ شریفانہ فعل ہے ؟ کیا یہ تیرے والدین کے لئے باعثِ عزت ہے ؟ کیا اسی لئے تو نے اپنی ماں اور ملکہ کے حکم کی خلاف ورزی کی تھی ؟ اور جہاں تجھے چاہئے تھا کہ میرے دشمن کے دل میں نفرت انگیز محبت بھر دیتا وہاں تو نے اس کے خلاف عمل کیا ہے۔ اپنی ناتجربہ کاری اور بے سمجھی سے تو نے ضرورت سے زیادہ آزادروی سے کام لیکر میرے سب سے بڑے فانی دشمن کے ساتھ محبت کرنی شروع کر دی ہے اور اب مجھے اسکی ماں بننا پڑے گا اور وہ میری بیٹی کہلائیگی۔ اے کمینے ناسمجھ آبرو باختہ لڑکے، تو یہ خیال کرتا ہوگا اور سمجھتا ہوگا کہ تو نہایت قابل اور نیک ہے اور یہ کہ میں اپنی عمر کی زیادتی کی وجہ سے اور بیٹا نہیں جن سکتی حالانکہ اگر میں چاہوں اور تجھے اچھی طرح سے سمجھ لینا چاہیئے کہ میں تجھ سے زیادہ قابل لڑکے کی ماں بن سکتی ہوں۔ لیکن تجھ سے اور زیادہ نفرت کرنے کی غرض سے میں ارادہ کرتی ہوں کہ میں اپنے نوکروں میں سے کسی ایک کو متبنیٰ کر لوں اور اسے یہ

یہ پَر، یہ آگ، یہ کمان اور یہ تیر و یدوں اور دوسری تمام چیزیں جو میں نے تجھے دے رکھی ہیں۔ وہ چیزیں اس کام کے لئے نہیں دی گئی تھیں اور نہ تیرے باپ کی کوئی چیز اس نیّت سے دی گئی تھی: بات یہ ہے کہ جوانی کے زمانہ میں تجھے بُری تعلیم دی گئی اور خراب طریقہ سے تیری تربیت ہوئی: تو بھی چابک دست ہے؛ تو نے بسا اوقات اپنے بزرگوں کو ناراض کیا ہے اور خصوصیت سے مجھے حالانکہ میں تیری ماں ہوں، تو نے میرا دل اپنے تیروں سے چھلنی کر دیا ہے؟ تو مجھے حقارت سے دیکھتا ہے گویا کہ میں کوئی بیوہ ہوں، یہی نہیں بلکہ تو اپنے بہادر اور جری باپ کو بھی خاطر میں نہیں لاتا حالانکہ اسے آج تک کوئی ہرا نہیں سکا: اور مجھے اور زیادہ ناراض کرنے کی غرض سے تو چڑیلوں اور بیسواؤں سے عشق بازی کرتا پھرتا ہے۔ لیکن تجھے ایسی سزا دونگی کہ تو نادم و پشیمان ہوئے بغیر نہیں رہیگا اور پھر تجھے معلوم ہو جائیگا کہ یہ شادی بہت مہنگی پڑی ہے۔ ہائے یہ میری کیا دُرگت بن رہی ہے! میں کیا کروں اور کہاں جاؤں؟ میں اس حیوان کو کس طرح قابو میں رکھوں؟ کیا مجھے اپنی دشمن سنجیدگی[1] سے امداد لینی پڑیگی جسے میں تجھے جنم دینے کی غرض سے ناراض کر چکی ہوں؟ اور کیا مجھے اب ہر غریب اور دہقانی عورت سے صلاح و مشورہ لینا ہوگا؟ نہیں،

---

[1] عقل و فراست کی دیوی۔



نہیں، نہیں، اس سے کہیں بہتر ہے کہ میں مر جاؤں۔ مگر میں اپنے انتقام کی آگ کو بجھنے نہ دونگی اور اسی سے اور صرف اسی سے میں امداد لونگی اور کسی دوسرے سے نہیں، یعنی مدد لینے کے لئے میں سنجیدگی کے پاس ہی جاؤں گی جو تجھے راہِ راست پر لے آئیگی، تجھ سے تیرا تیر ترکش لے لیگی، تجھے تیرے تیروں سے محروم کر دیگی۔ تیری کمان کو سیدھا کر دے گی، تیری آگ بجھا دیگی اور سب سے بڑھکر یہ کہ تیرے جسم کو سزا کے ذریعہ مطیع کر دیگی، اور جب میں ان تیری زلفوں کو جنہیں میں نے خود اپنے ہاتھوں سے گوندھا ہے اور سونے کی طرح چمکدار بنایا ہے، تراش لونگی اور جب میں تیرے ان پروں کو جنہیں میں نے بڑھنے دیا ہے کاٹ لوں گی، اُس وقت میں یہ سمجھونگی کہ میں نے کافی طور پر تجھ سے اُس تکلیف کا بدلہ لے لیا ہے جو تو نے مجھے پہنچائی ہے۔" یہ کہکر وہ شدید غصہ کی حالت میں اپنے کمرے سے باہر چلی گئی۔

جب وہ جا رہی تھی عین اس وقت جونو[1] اور سیرس[2] آن پہنچیں اور اس کی خفگی کا سبب دریافت کیا۔ اس پر زہرہ نے جواب دیا:" بلا شبہ

---

[1] جیوپیٹر کی بیوی۔ بہشت کی ملکہ۔ زرخیزی اور ثمر وری اس سے متعلق ہے اور یہی بہترین نسوانی صفات کی مظہر مانی جاتی ہے۔

[2] اناج اور فصلوں کی دیوی ہے۔ یہ فن زراعت کی ابتدا کی تھی اور یہی دولت کا سرچشمہ سمجھی جاتی ہے۔

آپ اس رنج و غم میں مجھے تسلی و تشفی دینے آئی ہیں، لیکن میں آپ سے بہ منت درخواست کرتی ہوں کہ آپ اس عورت کو ڈھونڈ نکالیں جس کا نام سائیکی ہے جو ایک آوارہ منش عورت ہے اور ملکوں ملکوں ماری پھر رہی ہے، اور جیسا کہ میرا خیال ہے آپ میرے بیٹے کیوپڈ کی حرکت سے ناواقف نہیں ہیں جسکے بیان کرنے سے مجھے شرم محسوس ہو رہی ہے۔" تب انہوں نے سارے معاملہ کو جانتے ہوئے اور سمجھتے ہوئے زہرہ کے غصہ کو ان الفاظ سے ٹھنڈا کرنے کی کوشش کی :-

"محترم خاتون آخر سبب کیا ہے اور آپ کے صاحبزادے نے آپ کو اس قدر کیوں ناراض کر دیا ہے کہ آپ اس کی محبت کو اس شدت سے موردِ الزام قرار دے رہی ہیں اور اسے مطعون کر رہی ہیں کہ وہ کسی پر عاشق ہو گیا ہے؟ اور آپ اس عورت کے لئے موت کی تمنا کیوں کر رہی ہیں جس سے وہ محبت کرتا ہے؟ ہم نہایت عاجزی سے آپ سے التجا کرتی ہیں کہ آپ اس کے قصور کو معاف کر دیں کہ اس نے کسی دوشیزہ سے دل لگا لیا ہے۔ کیا آپ نہیں جانتیں کہ وہ اب جوان ہے؟ اور کیا آپ بھول گئی ہیں کہ اسکی عمر کتنی ہے؟ کیا وہ ہمیشہ آپ کو بچہ ہی دکھائی دیتا رہے گا؟ آپ اسکی ماں ہیں اور ایک مہربان خاتون ہیں تو کیا آپ ہر وقت اس ٹوہ میں لگی رہینگی کہ وہ کیا کیا کرتا رہتا ہے؟ کیا آپ اس کی حسن پرستی کو موردِ الزام ٹھہرائینگی؟ کیا آپ اس کی محبت

پر پابندیاں عائد کرنا چاہتی ہیں اور کیا آپ خود اپنے ہی آرٹ اور اپنی مسرتوں کو جو اسکی ذات سے متعلق ہیں، مطعون کرنا چاہتی ہیں؟ ایسا کونسا دیوتا یا انسان ہوگا جو اس بات کو برداشت کرے کہ ایک طرف تو آپ ہر جگہ اپنی محبت کے بیج بوئیں اور پھیلائیں اور دوسری طرف اپنے ہی گھر میں اس پر پابندیاں لگائیں؟ یقیناً آپ نوجوان دوشیزاؤں کی تفریح گاہوں کو بند کرا دینے کا سبب بنینگی۔"

اس طرح ان دیویوں نے اس کے قلبِ حزیں کو تسکین دینے اور کیوپڈ کی غیر حاضری میں اسکی خطا کو معاف کرانے کی اپنے مقدور بھر کوشش کی اس لئے کہ وہ اس کے بے پناہ تیروں اور محبت کی برچھیوں سے بیحد خائف تھیں۔ لیکن زہرہ کا غصہ کسی طرح فرو ہونے میں نہیں آیا۔ بلکہ اس خیال سے کہ وہ اسکے دکھوں کو معمولی سمجھتی ہیں اور ان پر طعنہ زن ہیں، وہ ان کے پاس سے چلی گئی اور بہ عجلت تمام سمندر کے سفر پر روانہ ہوگئی

اس اثنا میں سائیکی اپنے خاوند کی تلاش میں اِدھر اُدھر ماری ماری پھرتی رہی کیونکہ وہ اس خیال میں تھی کہ اگر اس کا دل اپنی حسین بیوی کی خوشامد سے نہ پسیجا تو وہ کم سے کم اس کی غلامانہ اور پیہم التجاؤں پر تو بالضرور رحم کی نظر ڈالیگا اور ایک اونچی پہاڑی کی چوٹی پر مندر دیکھکر اس نے کہا: "کون جانے کہ میرا خاوند اور مالک وہاں موجود ہے یا نہیں؟" بہرحال

وہ اس طرف چلی اور درماندگی کی شدت اور تکان کی خستگی میں وہ صرف امید کے سہارے چلتی چلتی پہاڑ کی چوٹی پر پہنچی اور مندر میں داخل ہو گئی: وہاں اس نے دیکھا کہ اناج کی پولیاں ڈھیر کی شکل میں پڑی ہوئی ہیں۔ پتے ہار کی شکل میں گندھے پڑے ہیں اور ساتھ ہی جو کے گنڈے بھی رکھے ہوئے ہیں۔ مزید برآں اس نے اناج کاٹنے کے کانٹے، ہسوے اور درانتیاں اور دوسرے اوزار بھی دیکھے لیکن یہ سب چیزیں نہایت بے ترتیبی سے پڑی تھیں اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اس پراگندگی کے ذمہ دار مزدور ہیں۔ اور جب سائیکی نے انہیں دیکھا تو اس نے ان سب کو جمع کیا اور ہر چیز کو قرینہ سے رکھا۔ یا اس خیال سے کہ اسے دیوتاؤں کے کسی مندر کو بھی حقارت کی نظر سے نہیں دیکھنا چاہیے بلکہ اسے ان سب دیوتاؤں کی عنایت اور بخشش کا یکساں طور پر امیدوار رہنا چاہیے۔ کچھ دیر بعد سیریس آن پہنچی اور اسے اپنے مندر میں مصروف اور منہمک دیکھ کر دور سے چلا کر کہا: "او سائیکی، تو اس وقت رحم کی محتاج ہے۔ زہرہ تیری تلاش میں ہر جگہ پھر رہی ہے تاکہ تجھ سے انتقام لے اور تجھے سخت سے سخت سزا دے، لیکن تو ہے کہ یہاں بیٹھی ہوئی ہے اور اپنی حفاظت کا ذرہ برابر خیال نہیں کرتی۔" اس کے بعد سائیکی اس کے روبرو گھٹنوں کے بل گر گئی اور اتنا روئی کہ اس کے پاؤں آنسوؤں سے تر ہو گئے۔ ساتھ ہی وہ زمین کو اپنے بالوں سے پونچھتی جاتی تھی اور رو رو کر معافی مانگتی جاتی تھی اور کہتی جاتی تھی: "اے

بلند مرتبہ اور مقدس دیوی، تجھے تیرے سید سے بابرکت اور فیاض ہاتھ کی قسم، تیری پیداوار کی پُرمسرت تقریبوں کی قسم، تیری قربانی کے رازوں کی قسم، تیرے پَردار اژدہوں کی اُڑنے والی گاڑیوں کی قسم، سسلی کی زمین کی کاشت کی قسم جسے تو معرضِ وجود میں لائی ہے، پروسرپینا[1] کی شادی کی قسم، تیری بیٹی کی جانفشاں جستجو کی قسم اور دوسرے بھیدوں کی قسم جو سرزمین ایتھنز کے مندر واقع ایلوسس میں پوشیدہ ہیں مجھ اپنی خادمہ سائیکی پر رحم کر اور مجھے کچھ دنوں تک اناج کے ان گٹھوں میں چھپ رہنے کی اجازت دے اس وقت تک کے لئے کہ عظیم المرتبت دیوی کا غصہ فرو ہو جائے یا میری زندگی کا زمانہ ختم ہو جائے اور میں دوبارہ تازہ دم ہو جاؤں۔" اس پر سیریس نے جواب دیا: "سائیکی، اس میں کچھ شبہ نہیں کہ تیری التجاؤں اور تیرے آنسوؤں کا میرے دل پر بہت اثر پڑا ہے اور میں دل وجان سے تیری امداد کرنا بھی چاہتی ہوں، لیکن اگر میں نے تجھے یہاں پر چھپ رہنے کی اجازت دیدی تو میری قریبی رشتہ کی بہن مجھ سے ناراض ہو جائیگی جس سے میں نے صلح کا معاہدہ کر رکھا ہے اور یہ دوستی و مصالحت کا وعدہ بہت پرانا ہے: اس لئے میں تجھے نصیحت کرتی ہوں کہ تو یہاں سے چلی جا اور اس بات کا کچھ بھی برا نہ مانیو کہ میں نے تجھے اپنے مندر میں رہنے اور قیام کرنے کی اجازت نہیں دی۔"

---

[1] دیوتا زیوس کا بیٹا جو سیریس کے بطن سے پیدا ہوا تھا۔

تب سائیکی کو اس خلافِ توقع انکار سے دوہرا صدمہ ہوا اور اس لئے وہ پھر واپس آ گئی۔ اور دیکھو اس نے دُور دراز وادی میں جنگل کے بیچوں بیچ ایک مندر دیکھا جو خوبصورت تھا اور عجیب و غریب طریقہ سے بنایا گیا تھا اور یہ خیال کر کے کہ اسے کسی جگہ کو نظر انداز نہ کرنا چاہیئے جہاں کہیں امید ہو لیجائے اور یہ نیّت کر کے کہ اُسے ہر دیوتا سے معافی کا طلبگار ہونا چاہیئے وہ مقدس دروازوں کے قریب پہنچی جہاں اس نے دولت کی اور قیمتی چادروں کی بہتات دیکھی جن پر سونے کے حروف منقّش تھے اور جو درختوں کی شاخوں پر اور مندر کے کھمبوں پر لٹک رہی تھیں جن سے اس امر کی تصدیق ہوتی تھی کہ وہ دیوی جیونو کے نام پر معنون ہے۔ پھر وہ اپنے گھٹنوں کے بل گر پڑی اور مذبح کو اپنے ہاتھوں سے پکڑ کر اور اپنے آنسوؤں کو پونچھتے ہوئے اس نے یوں دعا مانگی: "اے عظیم المرتبت دیوتا جیوپیٹر کی پیاری بیوی اور بہن جسکی سیموس کے تمام بڑے مندروں میں پوجا اور پرستش کیجاتی ہے، جس کی امداد کی خواہاں تمام حاملہ عورتیں رہتی ہیں، جسکی کارتھیج کے صوبہ میں عبادت کی جاتی ہے اس لئے کہ اسد ہی آسمانوں پر سے تجھے لایا تھا، انے کس[1] کی طغیانی والے دریا تیری ہی یادگار مناتے ہیں اور جان لے کہ تو بڑے دیوتا کی بیوی اور دیویوں کی دیوی ہے دنیا کا سارا مشرقی حصّہ تیری ہی

[1] دریا کا دیوتا۔

تقدیس کرتا ہے اور تمام دنیا تجھے یبوسؔیناؔ[1] کہکر پکارتی ہے۔ میں تجھ سے نہایت عاجزی سے درخواست کرتی ہوں کہ تو میری آزمائشوں میں میری وکالت کر، مجھے اس مہیب خطرے سے بچا جو میرا پیچھا کر رہا ہے اور مجھ دکھیاری اور مصیبتوں کی ماری کی حفاظت کر اس لئے کہ میں جانتی ہوں کہ تو ہی ایسی عورتوں کی دستگیری کرتی ہے جو حمل سے ہوتی ہیں اور خطرہ کی حالت میں ہوتی ہیں۔" اس پر جیونو سائیکی کی دعائیں سُنکر اپنی پوری شان و شوکت کے ساتھ جلوہ گر ہوئی اور یوں گویا ہوئی:۔" سائیکی، میں یقیناً نہایت خوشی کے ساتھ مدد کرتی لیکن مجھے اپنی بہو زہرہ کی مرضی کے خلاف کوئی کام کرتے ہوئے شرم سی معلوم ہوتی ہے اس لئے کہ میں اس سے ہمیشہ اپنے بچہ کی طرح محبت کرتی رہی ہوں۔ مزید برآں میں مروجہ قانون کی بھی خلاف ورزی کرونگی جسکی رو سے مجھے منع کر دیا گیا ہے کہ میں کسی بھاگے ہوئے ملازم کو اس کے آقا کی مرضی کے خلاف اپنے پاس رکھوں۔

تب سائیکی جسے جیونو نے بھی نکال باہر کیا اور جو اب اپنے خاوند سے ملنے سے تقریباً مایوس ہو چکی تھی دل ہی دل میں کہنے لگی:۔" اب جبکہ دیویوں نے میری التجاؤں پر کوئی توجہ نہیں کی، میرے دکھوں کے مداوا کا کیا سامان

---

[1] دیوی جو بچہ کی پیدائش کے وقت زچہ کی امداد کرتی ہے۔

باقی رہ گیا ہے ؟ مجھے کیا کرنا چاہیئے ؟ میں اب کہاں جاؤں ؟ زہرہ کے غصہ سے بچنے کے لئے میں کون سے غار یا کونسی تاریکی میں جاکر چھپ جاؤں ؟ میں کیوں نہ جرأت سے کام لیکر نہایت عاجزی کے ساتھ خود ہی اپنے آپ کو اس دیوی کے چرنوں میں ڈالدوں جسکے غصّہ کو میں نے ہی مشتعل کیا ہے ؟ کیا خبر کہ جسکی تلاش و جستجو میں میں اس قدر حیران و سرگرداں ہوں وہ اپنی ماں کے گھر میں ہو ؟" اس طرح شک میں پڑ کر غریب سائیکی نے خود اپنے آپ کو خطرہ میں ڈالنے کے لئے تیار کر لیا اور طے کر لیا کہ کس طرح سے وہ زہرہ کے حضور میں اپنی دعائیں اور التجائیں پیش کرے۔

جب زہرہ خشکی و تری میں سائیکی کو تلاش کرتے کرتے تھک گئی تو وہ آسمان کو لوٹ گئی اور حکم دیا کہ اس کے لئے وہ گاڑی تیار کیجائے جو اس کے خاوند ولکن[1] نے شادی کے موقع پر اسے دی تھی اور جو ایسی کاریگری سے بنائی گئی تھی کہ سونے چاندی کی چمک بھی اسکے سامنے ماند تھی۔ چار سفید کبوتروں نے بہت محنت کے ساتھ گاڑی کی رہنمائی کی اور جب زہرہ اس میں بیٹھ گئی اس وقت بہت سی چڑیاں چوں چوں کرتی ہوئی فضا میں اُڑیں اور اس طرح سے اپنی مسرت کا اظہار کیا اور جملہ انواع و اقسام کے پرندوں نے بھی عظیم المرتبت دیوی کی آمد کی خوشی میں نغمہ سنجیاں شروع کر دیں

---

[1] آگ اور آہنگری کا دیوتا۔

بادل چھٹ گئے آسمانوں کے دروازے کھل گئے اور وہاں دلی مسرت کے ساتھ اس کا استقبال کیا گیا، جو پرندے گاڑی کے ساتھ ہو گئے ان کے دلوں میں بازوں، عقابوں اور دوسرے شکاری پرندوں کا خوف نام کو موجود نہ تھا۔ وہ بے تابانہ حالت میں دیوتا جیوپیٹر کے شاہی کمرے میں داخل ہو گئی اور تمکنت اور غرور کے انداز میں اپنے بعض کاموں کے سلسلہ میں عطارد کی خدمات طلب کیں جسے جیوپیٹر نے منظور کر لیا۔ پھر وہ خوشی سے سرشار ہو کر عطارد کی معیت میں آسمان سے نیچے اُتری اور اسی پُرزور الفاظ میں حکم دیا کہ جو کچھ اس سے کہا جائے اسے جلد سے جلد عملی جامہ پہنایا جائے۔ پھر اس سے کہا: "اے بہشت میں پیدا ہونے والے میرے بھائی، تجھے اچھی طرح سے معلوم ہے کہ میں نے (جو تیری بہن ہوں) تیری موجودگی کے بغیر آج تک کوئی کام نہیں کیا، تجھے یہ بھی معلوم ہے کہ میں کتنی مدت سے ایک لڑکی کی تلاش میں ہوں اور اب تک اس کا کھوج نہیں لگا سکی، لہٰذا اب کوئی چارۂ کار نہیں رہا سوائے اس کے کہ تو اپنے سنکھ کے ذریعہ اعلان کر دے کہ جو کوئی اسے پکڑ کر لائیگا اسے انعام سے سرفراز کیا جائیگا۔ جا اور جلد سے جلد میرے حکم کو عملی جامہ پہنا اور اس امر کا بھی اعلان کر دے کہ جو کوئی بھی خواہ وہ کوئی ہو، اسے میری مرضی کے خلاف بھولے چُوکے اپنے پاس رکھیگا اس کا کوئی عذر مسموع نہ کیا جائیگا۔"

جب وہ یہ الفاظ ادا کر چکی اس نے اسے ایک لیبل دیا جس پر سائیکی کا نام درج تھا اور باقی حصہ پر اعلان کی باقی ماندہ عبارت لکھی ہوئی تھی۔ اس کام سے فراغت پاکر وہ اپنے محل میں واپس چلی گئی۔ تھوڑی دیر میں منشیِ فلک عطارد نے (اور اس نے حکم کی تعمیل میں تاخیر سے کام نہیں لیا) ساری دنیا میں اعلان کر دیا کہ جس کسی کو بادشاہ کی بھاگی ہوئی بیٹی کے بارے میں جس کا نام سائیکی ہے اور جو زہرہ کی خادمہ ہے کچھ خبر ہو اُسے چاہیئے کہ عطارد کو اطلاع کرے اور اس خدمت کے صلہ میں اسے زہرہ کی طرف سے ریوڑیاں دیجائینگی۔ عطارد کا اعلان سنتے ہی ہر شخص کے دل میں سائیکی کا کھوج نکالنے کی تڑپ پیدا ہو گئی۔

اس اعلان نے سائیکی کے دل سے رہا سہا شک و شبہ بھی دور کر دیا۔ اور وہ مشکل سے زہرہ کے مکان کے قریب آئی ہو گی کہ اس کے ملازمین میں سے ایک نے جس کا نام پرمٹ تھا، سائیکی کو دیکھکر بآواز بلند ڈانٹ کر کہا:۔ "اے بدکار عورت، اب بالآخر تجھے معلوم ہو جائیگا کہ تیرے اوپر بھی کوئی اور ملکہ ہے۔ کیا اب بھی تو لاعلمی ظاہر کریگی اس امر سے کہ تیری تلاش میں کس قدر دوڑ دھوپ کی گئی ہے؟ میں خوش ہوں کہ تو بالآخر میرے قبضہ میں آگئی ہے۔ تو اب دوزخ کے نہایت اسفل طبقہ میں ہے اور جو سرکشی تو نے کی ہے، اس کی تجھے اب دکھ کی شکل میں ابدی سزا ملیگی۔" اور یہ کہکر اس نے اس کے بال پکڑ لیئے اور دیوی زہرہ کے حضور میں پیش کر دیا۔

جب زہرہ نے اسے دیکھا تو وہ قہقہہ مار کے ہنسی اور جیسا کہ لوگ غصہ کی حالت میں کیا کرتے ہیں اس نے اس کے سر کو ہلایا اور اس کا سیدھا کان مروڑ کر کہا: "اے دیوی، دیوی، تم آخر کار اپنی ماں سے ملنے یا اپنے خاوند کو دیکھنے کے لئے جو تیرے ہی کرتوتوں کی بدولت موت کے منہ میں پہنچ چکا ہے، آ ہی گئیں۔ اب تم اطمینان رکھو کہ میں تم سے بیٹی کی طرح برتاؤ کروں گی۔ میری کنیزیں افسوس اور غم کہاں ہیں؟" اور جب وہ آگئیں تو اس نے اب سائیکی کو ان کے حوالہ کر دیا تاکہ وہ اسے بے رحمانہ طریقہ سے عذاب کا مزا چکھائیں۔ پھر انھوں نے اپنی ملکہ کے حکم کی تعمیل کی اور جب وہ اسے کوڑوں اور بیدوں سے اچھی طرح سے پیٹ چکیں تو انھوں نے اسے دوبارہ زہرہ کے حضور میں پیش کر دیا جسے دیکھتے ہی وہ پھر ہنسنے لگی اور کہا: "دیکھو، وہ سمجھتی ہے کہ وہ مجھے اپنا پھولا ہوا پیٹ دکھا کر جو اس کی بدمعاشیوں کا نتیجہ ہے، مجھ میں رحم کا جذبہ پیدا کر سکتی ہے اور مجھے اپنے بچہ کی دادی بنانا چاہتی ہے۔ کیا میرے لئے یہ مسرت کا موقع نہیں ہے کہ میں اپنی عمر کے بہترین زمانہ میں دادی کہلاؤں گی اور اس بدکار عورت کا بیٹا زہرہ کا پوتا کہلائے گا؟ بہرحال یہ میری حماقت ہے کہ میں اسے بیٹے کا لقب دوں اس لئے کہ شادی دو غیر مساوی اشخاص میں ہوئی تھی اور وہ بھی جنگلوں میں جب کہ کوئی گواہ موجود نہ تھا۔ اور اس میں ان کے والدین کی رضامندی شامل نہ تھی۔ لہذا یہ شادی ناجائز ہے اور بچہ جو پیدا ہوگا، حرامی کہلائیگا بشرطیکہ ہم نے تجھے بچہ کی پیدائش تک زندہ

رہنے دیا۔"

جب زہرہ یہ باتیں کر چکی تو وہ غریب سائیکی پر جھپٹی۔ اس کے لباس کو تار تار کر ڈالا اور اُسے بالوں سے پکڑ کر اس کے سر کو زمین پر دے پٹکا۔ پھر اس نے گیہوں، جَو، خشخاش، مٹر، موٹھ اور لوبیے کے بیج بہت سی مقدار میں لئے اور انھیں اچھی طرح سے ملا کر ایک ڈھیر سا بنا لیا اور کہا:۔ "بدقسمت لڑکی، تو اپنے عاشق کی محبّت صرف تکلیف وہ خدمت ہی کے ذریعہ دوبارہ حاصل کر سکتی اور کسی دوسرے طریقہ سے نہیں، اس لئے میں دیکھنا چاہتی ہوں کہ تو کیا کچھ کر سکتی ہے۔ دیکھ، ان تمام دانوں کو ایک دوسرے سے جدا کر دے اور ہر ایک کو قرینہ سے رکھدے اور یہ کام رات آنے سے پہلے پہلے ختم ہو جانا چاہیئے۔" جب وہ یہ کام سائیکی کے لئے مقرر کر چکی تو وہ ایک شاندار ضیافت میں شرکت کرنے کی غرض سے چلی گئی جو اُس دن ہونے والی تھی۔

لیکن سائیکی نے دانوں کو جدا کرنے کا کام اپنے ہاتھ میں نہیں لیا اس لئے کہ وہ جانتی تھی کہ ایسا کرنا ناممکن ہے کیونکہ وہ دانے بری طرح ملا دئے گئے تھے، بلکہ وہ زہرہ کے ظالمانہ حکم پر حیران و پریشان ہو کر ایک لفظ کہے بغیر چپ چاپ بیٹھی رہی اتنے میں چھوٹے چیونٹے ایمٹ نے اس کی مصیبت اور محنت پر ترس کھا کر جیوپیٹر کی بیوی اور ایسی خراب ماں کے ظلم کی مذمت کی اور دوڑ دھوپ کر کے ملک کے سارے چیونٹوں کو اپنے پاس بلایا اور اُن

کہا: "میرے دوستو، تمام چیزوں کی ماں یعنی دھرتی ماتا کے تیز خرام فرزندو، میں تم سے درخواست کرتا ہوں کہ اس غریب لڑکی پر جو کیوپڈ سے بیاہی جا چکی ہے اور جس کی زندگی اس وقت سخت عذاب میں ہے، رحم کھاؤ اور پوری محنت سے اس کی امداد کرو۔" یہ حکم پاتے ہی تمام چیونٹے ایک ایک کرکے آ گئے اور جب وہ تمام دانوں کو ایک دوسرے سے جدا کر چکے اور مختلف اناجوں کو ترتیب وار رکھ چکے تو وہ بہ عجلت تمام وہاں سے بھاگ گئے۔

جب رات ہوئی اور زہرہ ضیافت سے واپس آ گئی ایسی حالت میں کہ وہ شراب میں مست ہو رہی تھی اور خوشبوؤں کی لپٹیں اس کے کپڑوں سے آ رہی تھیں اور سر پہ گلاب کے پھولوں کا تاج تھا، تو اس نے سائیکی کے کام کو دیکھ کر کہا کہ "یہ تیرے ہاتھوں کی محنت نہیں ہے بلکہ اس کی ہے جو تیرا عاشق ہے"۔ پھر اس نے اُسے بے چھنے آٹے کی روٹی کا ایک ٹکڑا کھانے کو دیا اور خود سونے کے لئے چلی گئی۔

اس تمام عرصہ میں کیوپڈ کو مکان کے مضبوط ترین اور محفوظ ترین حصہ میں محبوس رکھا گیا، کچھ اس وجہ سے کہ وہ عشق کے تیروں سے اپنے آپ کو اور زیادہ گھائل نہ کرے اور کچھ اس سبب سے کہ وہ اپنی معشوقہ سے بات چیت نہ کرنے پائے: اس طرح ان دونوں عشاق کو ایک دوسرے سے بالکل جدا رکھا گیا۔

جب رات گزر گئی تو زہرہ نے سائیکی کو بلا کر کہا: "کیا تجھے دُور وہ جنگل

دکھائی دیتا ہے جو دریا کی لمبائی کے برابر برابر پھیلتا چلا گیا ہے وہاں بڑی بڑی بھیڑیں ہیں جو سونے کی طرح چمکتی ہیں اور لطف یہ ہے کہ ان کا کوئی رکھوالا نہیں ہے؟ میں تجھے حکم دیتی ہوں کہ تو وہاں جا اور ان کی کھال کی کچھ اُون لے آ۔" سائیکی خوشی خوشی اٹھی اس لئے نہیں کہ حکم کی تعمیل کرے بلکہ اس لئے کہ اپنی مصیبت کا خاتمہ کرنے کی غرض سے دریا میں سر کے بل کود جائے اتنے میں ایک سبز رنگ کے سرکنڈے نے جسے قدرت نے حسین نغمہ اور ترنم عطا کیا تھا، یوں کہنا شروع کیا:۔" اے سائیکی، میں تجھ سے التجا کرتا ہوں کہ تو میرے پانی کو اپنی موت سے ناپاک نہ کر اور ساتھ ہی میں تجھے متنبہ کرتا ہوں کہ تو ان خوفناک بھیڑوں کے قریب بھی مت جائیو، کم سے کم اس وقت تک کہ آفتاب کی تمازت زوروں پر ہو، کیونکہ جب تک سورج کی تپش تیز رہتی ہے اس وقت تک وہ بھی اپنے تیز سینگوں، اپنی پتھر جیسی پیشانیوں اور اپنے کھلے حلقوموں کے باعث ہیبت ناک معلوم ہوتی ہیں اور یہی وہ ہتھیار ہیں جو انہیں بنی نوع انسان کے لئے خطرناک بنائے ہوئے ہیں لیکن دوپہر ڈھلے تک اور اس وقت تک کہ تپش کم ہو اور وہ دریا میں نہا کر اپنے آپ کو تروتازہ کریں، تو میرے ساتھ چنار کے اس بڑے درخت کے نیچے چھپ سکتی ہے اور جوں ہی ان کا جوشِ غضب کم ہو جائے تو اس وقت درختوں کی آڑ میں جھاڑیوں میں سے ہو کر جائیو اور اُن کی سُنہری کھالوں کے بالوں کو جمع کر لیجیو جنہیں تو جنگلی گلاب کی جھاڑیوں پر لٹکا ہوا پائے گی۔۔۔ اس طرح

مہربان اور شریف سرکنڈے نے باتیں کیں اور سائیکی کو اپنی جان بچانے کا راستہ بھی بتا دیا جسے اس نے اپنے دھیان میں رکھا، اور بہت ہوشیاری کے ساتھ وہ وہاں پہنچی اور جتنے بال سمیٹ سکتی تھی، انہیں اس نے سمیٹ کر اپنے دامن میں رکھ لیا اور زہرہ کے حضور میں پیش کر دیا۔ مگر اس دوسری محنت کے خطرہ نے بھی اس کے دل کو مسرور نہ کیا اور نہ وہ سائیکی کی حُسنِ خدمت سے خوش ہوئی بلکہ ایک تلخ ہنسی کے ساتھ یوں بولی: "میں یقین کے ساتھ کہہ سکتی ہوں کہ یہ کام تیرا نہیں ہے لیکن میں اس امر کا ثبوت چاہتی ہوں کہ تو واقعی ایسی ہی زبردست جرأت اور عجیب و غریب دُور اندیشی رکھنے والی عورت ہے جیسا کہ تو ظاہر کر رہی ہے۔"

اس کے بعد زہرہ نے سائیکی سے پھر کہا: "کیا تجھے دور وہ دراز فاصلہ پر وہ پہاڑی نظر آتی ہے جہاں سے سیاہ رنگ کا مہلک پانی بہہ کر نیچے آرہا ہے اور اسی سے اسٹکس اور کوسی ٹس جیسے دریاؤں کی طغیانیاں نشوونما پاتی ہیں؟ میں تجھے حکم دیتی ہوں کہ تو وہاں جا اور ایک برتن میں بھر کر پانی لے آ۔" یہ کہہ کر اس نے اسے بلّور کی ایک بوتل دی اور ساتھ ہی سخت سے سخت دھمکیاں بھی دیں۔

غریب سائیکی بہ عجلت تمام پہاڑ کی چوٹی پر پہنچی، پانی لانے کی غرض سے نہیں بلکہ اپنی دکھ بھری زندگی کا خاتمہ کرنے کے منشا سے۔ اور جب وہ

پہاڑ کی چوٹی پہ پہنچ گئی اس نے محسوس کیا کہ جو کام اس کے سپرد کیا گیا ہے اس کا انجام دینا ناممکنات میں سے ہے، اس لئے کہ اس نے دیکھا کہ ایک بہت بڑی چٹان میں سے پانی کے مہیب چشمے نکل رہے ہیں اور نیچے وادی میں رُک رُک کر اور مختلف راستے بنا کر گر رہے ہیں اس نے دونوں جانب بڑے بڑے سانپ دیکھے جو اپنی لمبی اور خونی گردنیں نکالے ہوئے تھے، جو کبھی نہیں سوتے تھے اور جو وہاں اس لئے متعین کئے گئے تھے کہ دریا کو قائم رکھیں: دریاؤں میں سے بھی ایک قسم کی آواز نکل رہی تھی جو کہہ رہی تھی: "دُور رہ، دُور رہ، تو کیا کرے گی؟ فوراً چلی جا۔ فوراً چلی جا، ورنہ تو ہلاک کر دی جائیگی۔" سائیکی نے جب دیکھا کہ وہ اپنا فرض انجام دینے کے ناقابل ہے، تو وہ ساکت بن کر کھڑی ہو گئی گویا کہ وہ پتھر کی کوئی مورت ہے۔ اور اگرچہ وہ جسمانی طور پر وہاں موجود تھی، لیکن اس کے ہوش و حواس گم تھے بوجہ اس زبردست خطرہ کے احساس کے جو سامنے نظر آ رہا تھا اور وہ اس قدر خطرہ میں تھی کہ رونے پیٹنے سے بھی وہ اپنے آپ کو تسکین نہیں دے سکتی تھی۔ اس سے اس خطرہ کا اندازہ کیا جا سکتا ہے جس سے وہ دوچار ہو رہی تھی۔

لیکن عالی مرتبت جیوپیٹر کے شاہی عقاب نے اپنی قدیم خدمت کا خیال کرتے ہوئے جو اس نے اس وقت انجام دی تھی جب کہ وہ کیوپڈ کی فرمائش سے گینی میڈ[1] لڑکے کو آسمانوں تک لے گیا تھا تاکہ اُسے

[1] حاشیہ صفحہ ۹۷ پر دیکھئے۔



جیوپیٹر کا ساقی بنائے اور کیوپڈ کی بیوی کی بھی اس قسم کی خدمت کرنے کے ارادہ سے وہ آسمان کے اونچے آشیانہ سے نیچے اُترا اور سائیکی سے مخاطب ہو کر کہا: "اے سادہ لوح اور ناتجربہ کار عورت، کیا تو سمجھتی ہے کہ تو اس خوفناک پانی کو حاصل کر سکیگی یا اس کا ایک قطرہ بھی اس بوتل میں ڈال سکیگی؟ نہیں، نہیں تو یقین کر لے کہ تو اس کے قریب تک بھی نہ پہنچ سکیگی اس لئے کہ خود دیوتا بھی اس کے منظر سے گھبراتے ہیں۔ کیا! کیا تو نے نہیں سُنا کہ مردوں میں ایک رسم سی ہو گئی ہے کہ وہ دیوتاؤں کی زبردست طاقت کی قسم کھاتے ہیں اور دیوتا دریائے اسٹکس کی ہیبت کی قسم کھایا کرتے ہیں؟ لیکن تو یہ اپنی بوتل میرے حوالہ کر دے۔" اور یکایک اس نے بوتل کو لے لیا اور اسے دریا کے پانی سے بھر کر اور اُن ظالم اور خوفناک سانپوں کے بیچ میں سے اُڑتا ہوا اسے سائیکی کے پاس لے آیا؛ وہ اسے دیکھکر بیحد خوش ہوئی اور اسے زہرہ کے حضور میں پیش کر دیا۔ اس پر بھی زہرہ کا غصّہ فرو نہ ہوا، بلکہ دھمکی آمیز لہجہ میں اس نے کہا: "تو تو مجھے چڑیل اور جادوگرنی معلوم ہوتی ہے کیونکہ تو یہ سب باتیں کرتی چلی جارہی ہے؛ لیکن تجھے ایک کام اور کرنا ہوگا۔ اس بکس کو تھام اور

لے سُنہری بالوں والا لڑکا جسے زی اس اس خیال سے لے آیا تھا کہ وہ غیر فانی ہستیوں میں آ کر رہے اور دیوتاؤں کا ساقی بنے۔ یہ اپنے حسن کی وجہ سے بیحد احترام کی نظر سے دیکھا جاتا ہے۔

اُسے لیکر دوزخ میں پروسرپینا کے پاس جا اور اس سے کہیو کہ اپنے حُسن کا کچھ حصّہ[1] مجھے دیدے، اتنا جو ایک دن تک قائم و برقرار رہ سکے اور یہ بھی کہیو کہ جب سے میرا بیٹا بیمار ہوا ہے، میری ساری خوبصورتی جاتی رہی ہے؛ لیکن جلد واپس آئیو اس لئے کہ اسے لگا کر میں دیوتاؤں کے تھیٹر میں جاؤں گی۔" پھر غریب سائیکی نے اپنی بد قسمتیوں کا خاتمہ ہوتے دیکھا کیونکہ اسے یقین تھا کہ وہاں سے وہ کبھی واپس نہ آسکیگی اور یہ خیال بلاوجہ پیدا نہیں ہوا تھا اس لئے کہ اُسے دوزخ کی خوفناک گھاٹیوں تک جانے اور وہاں کے پُرہیبت نظاروں کو دیکھنے کے لئے مجبور کیا جارہا تھا۔ چنانچہ وہ بغیر کسی تاخیر کے ایک اونچے بُرج پر گئی تاکہ وہاں سے وہ اپنے آپ کو سر کے بل گرادے، اس خیال سے کہ دوزخ میں جانے کا وہی یقینی راستہ ہے لیکن برج میں سے ایک غیبی آواز نے کہا:- "اے مصیبت زدہ لڑکی، تو بلاوجہ اپنے آپ کو ہلاکت کے گڑھے میں کیوں ڈال رہی ہے؟ تو اس آخری آزمائش کو اپنی حماقت سے موت کا ذریعہ کیوں بنا رہی ہے؟ یاد رکھیو کہ اگر ایک دفعہ تیری روح تیرے جسم سے الگ ہوگئی تو پھر تو بالضرور دوزخ میں جائے گی اور پھر واپس نہ آسکیگی، لہذا غور کے ساتھ میری بات سُن۔ یونان کا شہر لیسی ڈیمان یہاں سے کچھ زیادہ دُور نہیں ہے۔ تو وہاں جا اور پہاڑی ٹینے رس کی تلاش کر جہاں تجھے ایک سوراخ نظر آئیگا جو دوزخ کی طرف نکلیگا اور وہی پلوٹو[1] کے محل کی طرف بھی

---

[1] دوزخ کے ایک دیوتا کا نام۔

نکلتا ہے! لیکن اتنی احتیاط کیجیو کہ تو اس تاریک مقام میں خالی ہاتھ نہ جائیو، بلکہ اپنے ہاتھوں میں دو ٹکڑے رکھیو جنہیں جو کے آٹے اور شہد میں تیار کیا گیا ہو اور اپنے منہ میں دو آدھنے رکھیو اور جب تو کافی راستہ طے کر لیگی تو تجھے ایک لنگڑا گدھا ملیگا جسپر لکڑیاں لدی ہونگی اور جسے ایک لنگڑا شخص ہانک رہا ہوگا جو تجھ سے کہیگا کہ گری ہوئی لکڑیاں اٹھا کر اس کے حوالہ کر دے لیکن تو گزر جائیو اور یہ کام نہ کیجیو۔ تھوڑی دیر بعد تجھے دوزخ کا دریا ملیگا جہاں کی کشتی چلانے والے کا نام کیرون ہے جو روحوں کو اپنی کشتی میں بٹھا کر دریا میں لے جانے سے پہلے ہی اپنا کرایہ وصول کر لیتا ہے۔ اس سے تو اندازہ کر سکتی ہے کہ مُردوں کی دنیا میں لالچ کی حکومت ہے، نہ تو کیرون اور نہ پلوٹو کچھ لئے بغیر کوئی کام کرینگے۔ اگر کوئی غریب آدمی گزرنا بھی چاہے اور اس کے پاس روپیہ نہ ہو تو اُسے دوران سفر ہی میں مرنے پر مجبور کر دیا جائیگا اور اس کی کوئی امداد نہیں کی جائیگی۔ لہذا تو مُردار کیرون کو ایک ادھنا دیجیو جو کرایہ کے لئے تیرے پاس رہنا چاہیئے اور اس سے کہیو کہ یہ ادھنا میرے منہ میں سے نکال لے۔ اور جب تو کشتی میں بیٹھ جائے تو ایک بوڑھا شخص دریا کے بالائی حصے میں تجھے تیرتا ہوا دکھائی دیگا جسکے مہلک ہاتھ باہر نکلے ہوئے ہونگے اور تجھ سے خواہش کریگا کہ اُسے کشتی میں بٹھا لیا جائے، مگر تو اسکی آہ وزاری پر کچھ دھیان نہ دیجیو۔ جب تو دریا پار کر لے تو تجھے بوڑھی عورتیں چرخہ کاتتی ہوئی دکھائی دینگی جو تجھ سے امداد کی طالب ہوں گی، لیکن خبردار، انکی بات

کو کسی حالت میں بھی نہ مانیو، اس لئے کہ یہ اور اسی قسم کے دوسرے جال اور پھندے زہرہ بچھائیگی تاکہ تیرے ہاتھوں سے ایک لقمہ تو گر جائے: اور یہ خیال نہ کیجیو کہ لقموں کا لیجانا کوئی آسان کام ہے کیونکہ اگر ان میں سے ایک بھی ضائع ہو گیا تو پھر اس دنیا میں دوبارہ واپس نہ آسکیگی۔ پھر تجھے ایک بڑے قد کا تین سروں والا عجیب و غریب کتّا ملیگا جو داخل ہونے والی روحوں پر مسلسل بھونکتا رہتا ہے۔ چونکہ وہ ان کو کچھ نقصان نہیں پہنچا سکتا اس لئے وہ پروسرپینا کے دروازے پر دن رات پڑا رہتا ہے اور پلوٹو کے گھر کی حفاظت بڑی ہی ہوشیاری سے کرتا رہتا ہے، اور اگر وہ لقمہ تو اسے دیدیگی تو پھر بغیر کسی خطرہ کے پروسرپینا تک پہنچ جائے گی وہ تجھے خوش آمدید کہے گی اور اچھے اچھے کھانوں اور شراب سے تیری تواضع کرے گی لیکن تو زمین پر ہی بیٹھ جائیو اور بن چھنے آٹے کی روٹی مانگیو اور پھر اس تک اپنا پیغام پہنچا دیجیو۔ اور جب تجھے اتنی خوبصورتی مل جائے جتنی وہ دے تو واپسی پر دوسرا لقمہ کتّے کو کھلا کر اس کے غصّہ کو ٹھنڈا کر دیجیو اور دوسرا ادھنا لالچی کیرون کے حوالہ کر دیجیو اور دنیا میں اسی راستہ سے واپس آجائیو جس راستہ سے تو گئی تھی۔ لیکن سب سے زیادہ اس بات کا خیال رکھیو کہ تو بکس کے اندر کی چیز کو نہ دیکھیو اور نہ یہ معلوم کرنے کی جستجو کیجیو کہ خدائی خوبصورتی کا خزانہ کیا چیز ہے۔"

اس طریقہ سے برج کی آواز نے سائیکی سے بات چیت کی اور لئے

بتایا کہ اُسے کیا کرنا چاہیئے؛ اور اس نے فوراً دو ادھنے، اور دو لقمے اور جملہ ضروری اشیا مہیّا کر لیں اور دوزخ کی طرف جانے کے لئے پہاڑ ٹینے رس پر پہنچ گئی۔

بعد اسکے کہ سائیکی لنگڑے گدھے کے پاس سے گزر گئی، اس نے راہداری کے لئے ادھنّا دیدیا، دریا کے بوڑھے آدمی کو نظر انداز کر دیا، کاتنے والی عورتوں کی امداد کرنے سے انکار کر دیا اور لالچی کتّے کا منہ ایک لُقمہ سے بھر دیا تو وہ پروسرپینا کے مکان میں داخل ہو گئی وہاں سائیکی نے شاہی گدّوں پر بیٹھنے اور اچھّے کھانے کھانے سے انکار کر دیا اور پروسرپینا کے قدموں پر جھک کر صرف بِن چھنے آٹے کی روٹی طلب کی، پیغام پہنچا دیا اور جب اُسے ڈبیا کے اندر غیبی راز مل گیا تو وہ رخصت ہو گئی اور کتّے کے منہ کو دوسرے لُقمہ سے بند کیا اور ادھنّا کشتی بان کے حوالہ کیا۔

جب سائیکی دوزخ کی تاریکی سے نکلکر دنیا کی روشنی میں آئی تو اس کے دل میں شدت سے خواہش پیدا ہوئی اور اس نے کہا "کیا میں بے وقوف نہیں ہوں کہ یہ جانتے ہوئے بھی کہ دیوتاؤں کا حسن میں لئے جا رہی ہوں، تھوڑا سا اپنے لئے کیوں نہ نکال لوں تاکہ اپنے چہرہ کو سنوار کر اس کے ذریعہ اپنے عاشق کے دل کو خوش کروں؟" اور پھر تھوڑی دیر میں اُس نے ڈبیا کو کھول ڈالا جس میں سے نہ تو خوبصورتی نکلی اور نہ کوئی اور چیز، سوائے دنیائے اسفل

کی گہری اور مہلک نیند کے، جو ڈبیا کے کھلتے ہی اس کے تمام اعصاب پر چھا گئی،
اور وہ بیہوش ہو کر زمین پر گر پڑی اور بے جان لاشہ کی طرح وہاں پڑی رہی۔

لیکن کیوپڈ اب اپنے زخم اور مرض سے اچھا ہو چکا تھا اور چونکہ سائیکی
کی جدائی اس کے لئے ناقابل برداشت ہو رہی تھی اس لئے وہ جس کمرے میں
بند تھا چوری چھپے اسکی کھڑکی کے پاس آیا اور اپنے پروں کو لیکر اپنی محبوب بیوی
کی طرف پرواز کرتے ہوئے پہنچا۔ جب وہ اُسے مل گئی تو اس نے نیند کو اس کے
چہرہ سے دور کیا اور اسے پھر ڈبیا میں بند کر دیا اور اسے اپنے تیر کی نوک سے
جگا کر کہا :- " اے بدبخت عورت، دیکھ تو اپنی راز جویانہ عادت کی بدولت تباہی
کے قریب پہنچ چکی تھی، اچھا تو اب جا اور میری ماں کی خدمت میں اپنا پیغام پہنچا
اور اس اثنا میں میں تمام باتوں کا انتظام کئے لیتا ہوں " یہ کہکر وہ ہوا میں اُڑ
گیا اور سائیکی نے اپنا تحفہ زہرہ کے حضور میں پیش کر دیا۔

کیوپڈ کے دل میں سائیکی کی محبت لمحہ بہ لمحہ زیادہ ہوتی گئی اور ماں کی
خفگی سے خوف زدہ ہو کر وہ فضائے آسمانی میں اُڑ گیا اور اپنا مقدمہ پیش کرنے
کی غرض سے جیوپیٹر کے حضور میں پہنچا۔ جیوپیٹر نے پہلے تو اسے متعدد بار گلے
لگایا اور پھر یوں کہنا شروع کیا :- " میرے نہایت ہی عزیز بیٹے، اگرچہ تونے میرا
اتنا احترام نہیں کیا جتنے مجھے کرنا چاہیے تھا۔ بلکہ تونے میرے اُس سینہ کو جس
کی وجہ سے عناصر کا اور سیّارگان کا انتظام قائم ہے، سفلی دنیا میں عیّاشیاں کرکے



اور تمام قوانین اور اصول جوتیا[1] کے خلاف عمل کرکے زخموں سے چھلنی کر دیا ہے اور میرے خدائی حسن کو سانپوں، آگ، وحشی جانوروں، پرندوں اور بیلوں میں تبدیل کرکے مفادِ عامہ کی خلاف ورزی کی ہے، تاہم میں اپنی حیا کا پاس کرتے ہوئے اور اس امر کا لحاظ کرتے ہوئے کہ میں نے اپنے ہی ہاتھوں سے تیری پرورش کی ہے، میں تیری ساری خواہش کو پورا کرونگا تاکہ تو کینہ ور اور حاسد اشخاص کے حملوں سے محفوظ رہے اور اگر دنیا میں حسین شکل کی کوئی بہترین دوشیزہ ہو تو یاد رکھ کہ اُس محبت کے بدلہ میں جو اُسے میری ذات سے ہوگی، تجھے پورا صلہ ملے گا۔" جب وہ یہ الفاظ ادا کر چکا تو اس نے عطاردِ فلک کو حکم دیا کہ وہ تمام دیوتاؤں کو مجلسِ شوریٰ میں شریک ہونے کے لئے بلائے اور تاکید کی کہ اگر آسمانی طاقتوں میں سے کسی نے حاضر ہونے میں کوتاہی کی تو اس پر ۱½ لاکھ روپیہ جرمانہ عائد کیا جائیگا۔ اور یہ سزا ایسی تھی جس کے تصوّر سے سارے دیوتا کانپ اٹھتے تھے اور پھر اعلیٰ تھیٹر کو نہایت شاندار طریقہ سے سجایا گیا اور جیوپیٹر نے یوں تقریر شروع کی:۔" اے دیوتاؤ، جن کے نام میوزیم کے رجسٹر میں درج ہیں، آپ سب اِس نوجوان شخص کیوپڈ سے اچھی طرح سے واقف ہیں جس کی پرورش خود میں نے کی ہے اور جس کے عنفوانِ شباب کے بھڑکتے ہوئے شعلوں کے متعلق میں نے مناسب خیال کیا ہے کہ انھیں قابو میں لایا جائے

[1] آسمانی قوانین وضوابط۔

اور اُن کی روک تھام کی جائے۔ یہ کہنا کافی ہے کہ وہ اپنی عیاشانہ زندگی کے لئے ہر جگہ بدنام ہے اور اس لئے ضروری ہو کہ شادی کے ذریعہ ایسی زندگی کا ہمیشہ کے لئے سدّباب کر دیا جائے: اس نے خود اپنی پسند سے ایک دوشیزہ کا انتخاب کر لیا ہو جس سے اُسے بیحد محبت ہے، اجازت دیجئے کہ وہ اپنی مرضی کے مطابق اس سے عقد کر لے۔" پھر وہ زہرہ کی طرف متوجہ ہوا اور یوں گویا ہوا: "اور تم، میری بیٹی۔ اس بات کا غم نہ کرو کہ اس شادی سے تمہاری نسل اور تمہاری خاندان کو داغ لگ جائیگا اور اس بات سے بھی نہ ڈرو کہ یہ شادی فانی شخص سے کیجا رہی ہو، اس لئے کہ مجھے وہ بالکل درست، قانونی طور پر جائز اور منصفانہ معلوم ہوتی ہو۔"

یہ کہتے ہی جیوپیٹر نے عطارد کو حکم دیا کہ وہ کیوپڈ کی بیوی سائیکی کو آسمانی محل میں لائے۔ اور پھر اس نے اپنے ہاتھ میں حیاتِ ابدی کا پیالہ لیکر کہا: "سائیکی اسے لے اور آخری قطرہ تک پی جا تاکہ تو غیر فانی بن جائے اور کیوپڈ تیرا ابدی خاوند قرار پائے۔"

پھر اس شادی کی تقریب میں ایک شاندار اور پر تکلف ضیافت ترتیب دی گئی۔ کیوپڈ اپنی پیاری بیوی کے ساتھ ایک جگہ بیٹھ گیا۔ اسی طرح جیونو بھی جیوپیٹر کے ساتھ بیٹھ گئی اور دوسرے تمام دیوتا بھی اپنے اپنے درجہ کے مطابق مختلف نشستوں پر بیٹھ گئے۔ گینی میڈ نے جیوپیٹر کے پیالہ میں شراب بھری اور شراب کے



دیوتا بیکس نے باقیوں کو شراب پیش کی۔ ان کی شراب امرت تھی جو دیوتاؤں کے لئے مخصوص ہے۔ وِلکن نے شام کا کھانا تیار کیا، قانون اور امن کے دیوتاؤں نے محل کو گلاب کے پھولوں اور دوسری بھینی خوشبوؤں سے آراستہ و معطر کیا۔ رعنائی حسن اور مسرت کی دیویوں نے چاروں طرف کیوڑا چھڑکا، شاعری، آرٹ اور سائنس کی دیویوں نے نہایت خوش الحانی سے ترنم ریزیاں کیں، شباب کے دیوتا اپالو نے پسندیدہ طریقہ سے ستار بجائی، زہرہ نے عجیب و غریب رعنائی کے ساتھ رقص کیا، جنگلوں کے دیوتاؤں نے اپنی اپنی شہنائی بجائی: اور اس طرح سے سائیکی کا بیاہ کیوپڈ کے ساتھ رچایا گیا اور جو بچہ اس کے یہاں پیدا ہوا اسے ہم مسرت کے نام سے یاد کرتے ہیں۔

اب کیوپڈ اور سائیکی کی کہانی ختم ہوتی ہے۔ جسے ولیم ایڈلنگٹن
نے اے پولی اَس کی لاطینی سے انگریزی زبان میں منتقل
کیا۔ یہ ترجمہ پہلی مرتبہ ۱۵۶۶ میں شائع ہوا اور
بیسر زچیٹو اور ونڈس نے تصاویر سے
مزین کر کے اُسے ۱۹۱۴ میں دوبارہ
شائع کیا اور اب اردو میں یہ
ترجمہ پہلی بار شائع کیا
جارہا ہے

پین اسلامک اسٹیم شپ کمپنی لمیٹڈ

(شرکتِ جہاز رانی بین الاسلامی محدود)

رجسٹری شدہ دفتر

بندوق والا بلڈنگ - میکلوڈ روڈ - کراچی

قائدِ اعظم کا ارشاد ہے

"خدا تعالیٰ نے ہمیں یہ عظیم الشان موقع عطا فرمایا ہے کہ
ہم ایک نئی مملکت کے معمار کی حیثیت سے اپنی قابلیت کا
اظہار کریں تاکہ یہ نہ کہا جائے کہ ہم اسکے اہل ثابت نہ ہوئے"

لہذا ہر پاکستانی کا مقدس فرض ہے کہ اپنی مملکت کو مستحکم بنیادوں پر تعمیر کرنے کے لئے مناسب جہازوں کا مضبوط تجارتی بیڑہ بنانے میں مدد دے کیونکہ یہی ایک طریقہ ہے جس سے مضبوط اقتصادی عمارت تعمیر کی جا سکتی ہے -

ہر حصّہ کی قیمت سَو روپے ہے

حصص کے فارم صدر دفتر سے حاصل کئے جا سکتے ہیں